1055
42

نعت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

جسمیں

مشہور شعراء کا قدیم و جدید پر درد و باثر نعتیہ کلام

اس عمدہ طریق سے انتخاب کیا گیا ہے

کہ

اس نعتیہ مجموعہ کے مقابل آج تک ایسا نعتیہ مجموعہ شائع نہیں ہوا

مرتبہ

عبدالرحمن شوق امرتسری

ملک دین محمد اینڈ سنز تاجران کتب

اشاعت منزل بل روڈ لاہور

ملک محمد عارف پرنٹر پبلشر نے اپنے دین محمدی پریس لاہور میں چھپوا کر اشاعت منزل بل روڈ لاہور سے شائع کیا۔

Marfat.com

58811

فہرست عنوانات نعت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نمبر شمار	طرح نعت	تخلص یا نام شاعر	نمبر صفحہ
۱	تو میرا مالک و مولا ہے میں بندہ تیرا	از نسیم	۹
۲	بنائی نور سے پر نور شانِ مصطفےٰ پہلے	از لبیب	۹
۳	کھل گئے غنچوں کے منہ صل علیٰ کے واسطے	از لطفت	۱۰
۴	مطلوب ہے تو طالب میں تیرا تو اور نہیں میں اور نہیں . .	از حقیر	۱۰
۵	مور کو بخش دیا تختِ سلیمان تو نے	از احقر	۱۱
۶	نبی ہمارا خدا کا پیارا رؤف بھی ہے رحیم بھی ہے . . .	از شیدا	۱۲
۷	میں صدقے تیرے نور کے تاج والے	از اکبر	۱۳
۸	تیری صورت پہ ہوں قربان رسول عربی	از اکبر	۱۴
۹	جب باغِ جہاں کے مالی نے کی دیکھا بھالی پھولوں کی . . .	از اکبر	۱۴
۱۰	سب نقش خیالی ہیں کعبہ ہو کہ بت خانہ	از نامعلوم	۱۵
۱۱	مجھے تو عشق ہے مکّے سے یا مدینے سے	از سیماب	۱۶
۱۲	غم ہجر تو دے گا نہ جینے مجھے	از نور	۱۶
۱۳	جب لکھی حق نے تیری تصویر اپنے ہاتھ سے	از حسینی	۱۷
۱۴	مبارک ہو کہ ختم المرسلین تشریف لے آئے	از نامعلوم	۱۸
۱۵	رحم فرما کہ کوئی مونس و غمخوار نہیں	از شمس	۱۹
۱۶	بنا لو اے میرے خواجہ مجھے بھی اپنا مستانہ	از تجمل	۲۰
۱۷	کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا	از ہری چند اختر ایم اے	۲۰
۱۸	وادی ایمن یہی ہے جلوہ گاہ طور ہے	از مولانا ظفر علی خان	۲۱
۱۹	جوئے خوں بہنے کو ہے قدس کے میدانوں میں	〃 〃 〃 〃 〃	۲۱
۲۰	للہ مجھے ساتھ لگا لو اے قافلے والو!	از علامہ سیماب اکبرآبادی	۲۲
۲۱	جاذبیت تجھ میں کیوں ہے اسقدر خاکِ حجاز	از نیاز فتح پوری	۲۳

Marfat.com

نمبر نظم	طرح نعت	تخلص یا نام شاعر	نمبر صفحہ
۲۲	ظلمتِ عصیاں کا جب کُل دہر میں اندھیرا تھا . . .	از نوری بی۔اے	۲۵
۲۳	بستر فقیر کا ہو تیرے در کے سامنے . . .	از لطف	۲۸
۲۴	مرحبا سیّد مکّی مدنی العربی	از قدسی	۲۸
۲۵	پڑھ ولا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ	از حافظ	۲۹
۲۶	یا شفیع المذنبیں بارِ گناہ آوردہ ام	از نامعلوم	۳۰
۲۷	بادشاہا جرم ما را درگذار	از عطّار	۳۰
۲۸	نہ قاصدے نہ صبائے نہ مُرغ نامہ برے	از نامعلوم	۳۱
۲۹	مُصطفٰے مَا جَاءَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ . . .	از نامعلوم	۳۲
۳۰	شانِ خدا ہے شانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم	از قاسم	۳۳
۳۱	غل ہے معراج کی شب شاہِ اممؐ آتے ہیں	از امیر	۳۴
۳۲	جس سے نمودِ قدرتِ پروردگار ہے	از ہمسر	۳۵
۳۳	زحمتِ کفر گئی رحمتِ باری آئی	از حافظ	۳۶
۳۴	حق کا ڈنکا بجا دیا کس نے	از شہید	۳۷
۳۵	جان آفرینی جاندہی جان پروری جادہ گری	از بیان	۳۸
۳۶	دل کونسا ہے جس میں تیری راہ نہیں ہے . . .	از شہید	۳۸
۳۷	غلامِ کمتریں ہوں غلامانِ محمدؐ کا	از ناظم	۳۹
۳۸	عام ہے خلق پہ رحمت کی نظر آج کی رات . .	از قاسم	۳۹
۳۹	غلامِ غلامانِ آلِ محمدؐ	از جامی رح	۴۰
۴۰	ہمارے نبی سرورِ انبیاء ہیں	از حافظ	۴۱
۴۱	نظر آتے ہیں جلوے طُور کے رُخسارِ جاناں میں . . .	از حسن	۴۲
۴۲	تنم فرسودہ جاں پارہ ز ہجراں یا رسول اللہ	از جامی	۴۳
۴۳	سنا ہے بیکسوں کے مہرباں ہو یا رسول اللہ . . .	از ناطق	۴۴
۴۴	وہ مالکِ ملکِ کون و مکاں، وہ والیٔ محشر صلی اللہ . .	از سرزدر	۴۴

Marfat.com

نمبر شمار	طرح نعت	تخلص یا نام شاعر	نمبر صفحہ
۴۵	ہادی کون و مکان ذاتِ رسولِ عربی	از سَرورؔ	۴۵
۴۶	عجم پر محمدؐ نے حکمرانی	از " "	۴۶
۴۷	کے بود یا رب کہ رو در یثرب و بطحا کنم	" " "	۴۶
۴۸	خدا کے بعد فقط مصطفےٰ کو چاہتے ہیں	" " "	۴۷
۴۹	بادشاہِ مُلک و دولت سَرورِ روئے زمیں	" " "	۴۸
۵۰	السَّلَامُ عَلَیْکَ مِنِّیْ وَصَلوٰتِیْ یَا رَسُوْلُ	از نا معلوم	۴۹
۵۱	اے حبیبِ خدا مرحبا مرحبا	" " "	۴۹
۵۲	لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ	" " "	۵۰
۵۳	اَشْرَقَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا	" " "	۵۱
۵۴	چہ تدبیر اے مسلماناں کہ من خود را نمی دانم	از شمس تبریزی	۵۲
۵۵	جلوہ وہ نہیں جو رُخِ انور میں نہیں ہے	از نا معلوم	۵۲
۵۶	ہے بحرِ کرم بے کنارہ تمہارا	از طپشؔ	۵۳
۵۷	اے ماہِ عرب سیدِ ذیشان کہاں ہو	از سلیمانؔ	۵۴
۵۸	ڈھونڈھتی پھرتی ہے حسرت میری گھبرائی ہوئی	از نا معلوم	۵۴
۵۹	مہر و مہ ہے رُخِ شمس الضحٰے کے سامنے	" "	۵۵
۶۰	ایسا زمیں میں ہے نہ کوئی آسماں میں	از ہُنرؔ	۵۵
۶۱	عبث غرور ہے تھوڑی سی زندگانی پر	" "	۵۶
۶۲	کبھی موسیٰ کبھی عیسیٰ کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے	از نا معلوم	۵۶
۶۳	کب منہ میں زباں اپنی شایانِ محمدؐ ہے	از وزیرؔ	۵۷
۶۴	حشر کے دن رتبۂ والائے سَرورؔ دیکھنا ..	از امیرؔ	۵۸
۶۵	ملے وہ خاک کہ جس میں ہو کیمیا کا اثر	" " "	۵۸
۶۶	برسا جو اُن پر آپ کا ابرِ بہارِ فیض	" " "	۵۹
۶۷	پر لگا دے ہمیں اے شوق کہ اُڑ کر پہنچیں	" " "	۶۰

Marfat.com

نمبر شمار	طرح نعت	تخلص یا نام شاعر	نمبر صفحہ
۶۸	لے چل اے جذبۂ دل جلد مدینے مجھ کو	از امیر	۶۰
۶۹	کھولنگا حشر میں یہ تھام کر حضرتؐ کے دامن کو	״ ״	۶۱
۷۰	چادرِ مرقد کسی شب چادرِ مہتاب ہو	״ ״	۶۲
۷۱	اٹھ گیا دست کرم، دستِ طلب کے آگے	״ ״	۶۳
۷۲	کچھ سوجھتا نہیں ہے محبّت کے سامنے	״ ״	۶۳
۷۳	توحید ہے خدا کی، نبوت رسولؐ کی	״ ״	۶۴
۷۴	وہ ناخدا ہے، تو کشتی تباہ کیا ہوگی	״ ״	۶۵
۷۵	کہیں بندہ بھی نہ اللہ کا بندہ ہو جائے . ..	از محسن	۶۶
۷۶	ہے لامکاں میں دھوپ اسی آفتاب کی . ..	״ ״	۶۶
۷۷	یاد بھی اب دل میں آتی ہے تو شرماتی ہوئی ..	״ ״	۶۷
۷۸	کشادہ دستِ کرم جب وہ بے نیاز کرے . ..	از سر اقبال	۶۷
۷۹	چمک تیری عیاں بجلی میں آتش میں شرارے میں ..	״ ״ ״	۶۸
۸۰	کبھی اے حقیقتِ منتظر! نظر آ لباسِ مجاز میں ..	״ ״ ״	۶۹
۸۱	مجھے فکرِ جہاں کیوں ہو، جہاں تیرا ہے یا میرا . ..	״ ״ ״	۶۹
۸۲	اس زمانہ میں کوئی حیدرِؓ کرار بھی ہے	״ ״ ״	۷۰
۸۳	اُمّت کی شفاعت کا سامان نرالا ہے	״ بیدم وارثی	۷۰
۸۴	عالم ہے شیدا، دنیا تیری دیوانی	״ ״ ״	۷۱
۸۵	اے روحِ محمدؐ!	״ سر اقبال	۷۱
۸۶	تیری باتیں ہوں، تیرا ذکر ہو، تیرا افسانہ ہو	״ بیدم وارثی	۷۲
۸۷	چھٹتا ہے مرے ہاتھ سے دامانِ تمنا	״ ״ ״	۷۳
۸۸	سلامت ہے اگر، اے ہمنشیں دردِ جگر اپنا ..	״ ״ ״	۷۳
۸۹	نبوّت	״ سر اقبال	۷۴
۹۰	کبھی پیمانہ شیشہ سے کبھی شیشہ سے پیمانہ ..	״ بیدم وارثی	۷۵

Marfat.com

نمبر شمار	طرح نعت	تخلص یا نام شاعر	نمبر صفحہ
٩١	ذرّہ ذرّہ آج پھیلائے ہوئے آغوش ہے ..	از بیدم وارثی	٧٥
٩٢	سب تجھ پہ تصدق ہیں پروانے کو کیا کہیئے ..	〃 〃 〃	٧٦
٩٣	جب بن گئی اک صورت اک شکل بنا ڈالی ..	〃 〃 〃	٧٧
٩٤	پروانہ بنے بلبل، بلبل بنے پروانہ . ..	〃 〃 〃	٧٧
٩٥	کفر ہے مذہب عشاق میں شکوہ کرنا . ..	〃 〃 〃	٧٨
٩٦	دردِ دل خود ہے، دوائے دردِ دل . ..	〃 〃 〃	٧٩
٩٧	آبادی کی آبادی، ویرانے کا ویرانہ تھا . ..	〃 〃 〃	٧٩
٩٨	مری دکھ بھری کہانی جو سُنے مری زبان سے ..	〃 〃 〃	٨١
٩٩	جو کرے سلام بصد ادب شہِ تشنہ لب کی جناب میں۔	از فصیح	٨٢
١٠٠	تم نے تو جسے چاہا دیوانہ بنا ڈالا ..	از بیدم وارثی	٨٤
١٠١	ہر قطرۂ دل کو قیس بنا ہر ذرّہ کو محمل کر دے	〃 〃 〃	٨٤
١٠٢	جس پہ سرکارِ مدینہ کی عنایت ہو جائے . ..	〃 〃 〃	٨٥
١٠٣	اِک آس ہے، تو سیّدِ ابرار تمہیں سے . ..	از ملک حاجی محمد جنگی	٨٦
١٠٤	کیا آنے والی ساعت کا ناداں تجھے احساس نہیں ..	〃 〃 〃	٨٦
١٠٥	شاہ و گدا کی ایک جا جھکتی ہیں یہاں پیشانیاں ..	〃 〃 〃	٨٧
١٠٦	کہ فردِ داخلِ دفتر ہوئی گناہوں کی ..	از امیر	٨٨
١٠٧	یہ شیشہ ٹوٹ بھی جائے تو جام ہو جائے . ..	〃 〃	٨٩
١٠٨	ہے لاکھ لاکھ شکر خدا کی جناب میں ..	〃 〃	٩٠
١٠٩	قدم جناب کے عالی جناب آنکھوں پر ..	از ہنر	٩٠
١١٠	عجب نہ تعجب ہے محبوب خدا کا ..	〃 〃	٩١
١١١	جوت پڑتی ہے تری نور ہے چھنتا تیرا ..	از رضا	٩١
١١٢	وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو، وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں	〃 〃	٩٣
١١٣	انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں، انہیں کی رنگت گلاب میں ہے	〃 〃	٩٤
١١٤	زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے	〃 〃	٩٥

Marfat.com

اظہارِ تمنّا

مجھے بچپن سے ہی نعت شریف پڑھنے اور سننے کا شوق تھا، بلکہ اسی شوق نے میرے نام کے ساتھ شاعری کی رسمی نسبت پیدا کر کے اسقدر شہرت حاصل کی، کہ میرے پیدائشی نام کو کالعدم کر کے اس نے دائمی شوق کی شکل اختیار کر لی، آج سے تقریباً ۳۳ سال قبل اس زمانہ کی مروجہ سکولز تعلیم کی تکمیل سے قبل ہی جبکہ میں نے سب سے پہلے ایک رسالہ "تربیت" تصنیف کیا، تو اس کے ساتھ ہی اپنے شوق کا نتیجہ "انتخابِ نعت" کی صورت میں بھی اگرچہ ترتیب دیکر شائع کر دیا تھا، لیکن زندگی کی خودغرضانہ مصروفیات کے باعث میرا شوق تشنۂ تکمیل رہا، اور ایسا رہا کہ باوجود تقریباً دو سو کتابیں تالیف و تصنیف کرنے پر بھی میری یہ دلی تمنّا پوری نہ ہوئی۔

تمنّا دلی یہ تھی، کہ قدیم و جدید قابل ترین شعرا کے اچھے شعروں اور دلکش بحروں کی رقت خیز نعتوں کا انتخاب ایسے عمدہ طریق سے کیا جائے، کہ یہ انتخاب لاثانی ہو۔

یہ کام سطحی نظر میں جس قدر آسان تھا، اس سے زیادہ مشکل تھا کیونکہ اول تو ہندوستان کے اُردو شعرا کو اس زمانہ کی عاشقانہ مضامین میں اُلجھے رہنے کے باعث نعت لکھنے کا موقعہ ہی نہ ملا، اور جس قابلقدر شعرا حضرتِ امیر مینائیؒ، محسن کاکوروی وغیرہ نے نعتیں لکھیں بھی تو ان کی تعداد بہت کم تھی۔

اس کے علاوہ قدیم شعرا کا رنگ، جدید رنگ میں شامل کرنا بھی ذرا مشکل سا تھا۔ سب سے پہلے اہم مشکل یہ تھی، کہ میں اپنی ابتدائی مشق کے باعث نہ اچھے شعروں یا پُر اثر نعتوں کے انتخاب کرنے کا اہل تھا، نہ مجھے دُنیا کے لہو و لعب سے فرصت تھی، نہ استطاعت۔

Marfat.com

لیکن وہ بقول اس کے کہ اگر نیت صاف اور ارادہ پاک ہو تو بفضلِ خدا ایک روز ضرور پورا ہو کر رہتا ہے، چنانچہ سوائے اتفاق کہئے یا تقدیر، میری خدمات جب فرم ملک دین محمد اینڈ سنز پبلیشرز و تاجرانِ کتب لاہور سے وابستہ ہوئیں تو حسبِ ضرورت و حسبِ پسند کتابیں تالیف و تصنیف کرنا بھی میرے فرضِ ملازمت میں داخل تھا۔

بحمد للہ اس مبارک موقعہ سے میری بچپن کی دلی اُمید برآنیکا سامان بہم ہو چکا تھا۔ لیکن ضروری تالیفات و تصنیفات نے کئی برس تک پھر فرصت نہ دی۔

خدا کا شکر ہے، کہ آج اپنی دلی تمنا کے اظہار اور اُس کے بر آنیکے اعلان کرنے قابل ہو کر بامسرت اپنی محنت کو نعتِ سید المرسلین و نعتِ خاتم النبیین کے نام سے تمام غلامان محمدؐ کے پیشِ نظر کر رہا ہوں۔

بالمقابل سینکڑوں اس قسم اور اس نام کی کتابوں کے ان ہر دو کتابوں میں کیا خصوصیت ہے؟ اور اس میں جو نعتیں ہیں ان کے انتخاب میں مجھے کسقدر محنت کرنی پڑی ہے؟ سابقہ تمام مجموعوں کے سامنے ان ہر دو مجموعوں میں ترتیب، فہرست کتابت، طباعت وغیرہ میں کیا فرق ہے؟ نعتوں کی دلکش بحروں، اچھے شعروں، نوعیتِ مضامین، مراتب، ادب وغیرہ کا ان مجموعوں میں کسقدر خیال رکھا گیا ہے؟ یہ سب خصوصیات اگرچہ ہر دو مجموعوں کی فہرست دیکھنے سے ہی ظاہر ہو سکتی ہیں تاہم یہ دونوں مجموعے آپ کے سامنے ہیں، جس قدر آپ اس کا مطالعہ فرمائیں گے، اسی قدر یہ تمام خصوصیات آپ کے ذہن نشین ہوتی جائیں گی +

یکم جنوری ۱۹۳۸ء

خادم اہلِ ذوق
عبدالرحمن شوق امرتسری

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نعت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

تو میرا مالک و مولا ہے میں بندہ تیرا

(از نسیم)

جس نے دیکھا ہے تجلی کا تماشا تیرا
کیوں نہ وہ صورت موسیٰ ؑ بنے شیدا تیرا

رخ سے دن ماہ کو نسبت تو خجل ہو صد بار
صدقہ اس نور کے ہے نور سراپا تیرا

نور وہ نور نظر جس کا یہ آتا ہے ظہور
دین و دنیا نبی ؐ اللہ ہے صدقہ تیرا

ایسی تقدیر کہاں ہے کہ میرا مسکن ہو
باغ فردوس سے بڑھ کر ہے مدینہ تیرا

دہر خاک بسر غمزدہ با خاطر زار
نہ رسوائی و حسرت ہے یہ رسوا تیرا

فضل کی تیری تمنا ہے کرم کی امید
تو میرا مالک و مولا ہے میں بندہ تیرا

جب سے تو لکھنے لگا نعت نبی ؐ دیکھ نسیم
شعر ہر ایک بنا گوہر یکتا تیرا

بنائی نور سے پر نور شان مصطفےٰ پہلے

(از طیب)

بنا ساری خدائی سے محمد مصطفےٰ پہلے
فرشتہ تھا نہ آدم تھا نہ تھا ظاہر خدا پہلے

Marfat.com

خدا خود ذات اپنی میں اکیلا گنج مخفی تھا — کھلا جب قفل وحدت کا وہی ظاہر ہوا پہلے
ہوا منظور خالق کو ظہورِ ذات وحدت کا — بنائی نور سے پُر نور شانِ مصطفےٰ پہلے
کھلا تھا جس گھڑی قفلِ درِ اکرام ایزد میں — خدا نے خلعتِ لولاک احمد کو دیا پہلے
خدا کو راز داری جب سے حاصل تھی محمدؐ سے — بجز ذاتِ احد احمدؐ نہ تھا کوئی دوسرا پہلے
بلاشک سب سے پہلے وہ بشر جنت کو جائیگا — محمدؐ سنتے ہی جس نے کہا صلِّ علیٰ پہلے
ثناخوانی میں حضرتؐ کے سخنور بن گئے طیبؔ — وگرنہ اس قدر شیریں سخن طیبؔ نہ تھا پہلے

کھل گئے غنچوں کے منہ صلِّ علیٰ کیواسطے

(از لطف)

اے فلک لے چل مدینہ کو خدا کے واسطے — دل تڑپتا ہے حبیبِ کبریا کے واسطے
لائے یہ بندہ کہاں سے حق تعالےٰ کی زباں — احمدِ مرسل تیری حمد و ثنا کے واسطے
باغ میں جا کر پڑھا جب نغمۂ احمدؐ پر درود — کھل گئے غنچوں کے منہ صلِّ علیٰ کیواسطے
ہوتی ہے مقبول درگاہِ خدا میں اے نبیؐ — ہاتھ جب امت اٹھاتی ہے دعا کے واسطے
لے چلے ہیں اس جہاں سے داغِ عشقِ مصطفےٰ — اور اب کیا چاہیئے روزِ جزا کے واسطے
بارگاہِ احمدِ مرسل ہے وہ دار الشفاء — آئینگے عیسیٰؑ جہاں اپنی دوا کے واسطے
مبہم احمدؐ کے نہ کرنا راز کو افشاں کہیں — بند کر اے لطفؔ منہ اپنا خدا کے واسطے

مطلوب ہے تو طالب میں تیرا تو اور نہیں میں اور نہیں

(از حقیر)

معراج میں حق نے نبیؐ سے کہا تو اور نہیں میں اور نہیں
محبوب سے کیا ہے پردہ کھلا تو اور نہیں میں اور نہیں

Marfat.com

میرے سامنے آ مجھے شکل دکھا نہیں دُوئی کا پردہ کہیں بھی ملا
کہ ہو آج وصال میرا تیرا تُو اور نہیں مَیں اور نہیں

میرے نُور سے پیدا ہے نُور تیرا ہے دونوں جہاں میں ظہور تیرا
ہے شمس و قمر میں جلوہ تیرا تو اور نہیں مَیں اور نہیں

ندیا سے حباب ہو جیسے ملا اُسی طرح نہیں ہے تو مجھ سے جدا
میری ذات میں تیری ہے ذات فنا تو اور نہیں مَیں اور نہیں

میرا نام احد تیرا نام احمد نہیں رتبے کی تیری کہیں کچھ حد
یہ میم کا پردہ ہے کیا پردہ تو اور نہیں مَیں اور نہیں

تجھے خُلقِ عظیم ہے مَیں نے دیا تجھے اپنا حبیب ہے مَیں نے کہا
مطلوب ہے تو طالب ہیں تیرا تو اور نہیں مَیں اور نہیں

جو امر تیرا وہ ہے حکم مرا میرے ذکر کے ساتھ ہے ذکر تیرا
جو ہے تیری رضا وہ ہے میری رضا تو اور نہیں مَیں اور نہیں

رکھا غوث کے کاندھے پہ جبکہ قدم لگے کہنے تب اُن سے شاہِ اُمم
میں ہوں نورِ خدا تو ہے نور میرا تو اور نہیں مَیں اور نہیں

کیونکر نہ حقیر ہو اُس پہ فدا جسے خالقِ ارض و سما نے کہا
میرے نام سے تیرا نام ملا تو اور نہیں مَیں اور نہیں

مور کو بخش دیا تختِ سلیمان تُو نے

(از احقر)

اپنی زلفوں پہ نہ ہونے دیا قربان تُو نے
ہند میں چھوڑ دیا کر کے مسلمان تُو نے

Marfat.com

کون لیتا تھا خبر ہم سے گنہگاروں کی   بخشوایا ہمیں یا شافعِ عصیاں تو نے
اپنی زلفوں پہ نہ ہونے دیا قربان تو نے

رہ گئے چرخِ چہارم پہ جنابِ عیسیٰؑ   طے کئے ہفت سماوات کے میدان تو نے
اپنی زلفوں پہ نہ ہونے دیا قربان تو نے

یا الٰہی شبِ معراج کئے تھے کیا کیا   عرش پہ دعوتِ محبوب کے سامان تو نے
اپنی زلفوں پہ نہ ہونے دیا قربان تو نے

لے لی اُمت کے گناہوں کی خدا نے قیمت   دیدیا جنگِ اُحد میں دُرِ دندان تو نے
اپنی زلفوں پہ نہ ہونے دیا قربان تو نے

اپنے قدموں میں جگہ دی تو یہ سمجھو نگا میں   مور کو بخش دیا تختِ سلیمان تو نے
اپنی زلفوں پہ نہ ہونے دیا قربان تو نے

شکر کرتا ہے ترے در پہ یہ آ کر احقر   کر دیا ہے محمدؐ کا ثنا خوان تو نے
اپنی زلفوں پہ نہ ہونے دیا قربان تو نے
ہند میں چھوڑ دیا کر کے مسلمان تو نے

نبیؐ ہمارا خدا کا پیارا رؤف بھی ہے رحیم بھی ہے

(از شیدا)

نبیؐ ہمارا خدا کا پیارا رؤف بھی ہے رحیم بھی ہے
نہیں ہے محشر کا خوف اصلا ہمارا مولا کریم بھی ہے

صبا جدائی میں مر رہا ہوں یہ میرے عیسیٰ نفس سے کہیو
علاج للہ کرے وہ میرا طبیب بھی ہے حکیم بھی ہے

خطاب اعلیٰ ہیں اس نبیؐ کے دیا ہے کیا کیا خدا نے اس کو

Marfat.com

وُہ صاحب سلسبیل بھی ہے قسیم کوثر نعیم بھی ہے
الوہیت میں خدا ہے یکتا عبودیت میں عبد ہے یکتا
نہ اس کا ثانی نہ اُس کا ہمسر وہ شیر طاہر عظیم بھی ہے
کھلا ہے بخشش کا باب اُس پر عطا کیا ہے خدا نے اُس کو
حبیبِ حق ہے خدا کا پیارا خلیل بھی ہے کلیم بھی ہے
گلوں کی رنگت و سرو قامت ریاض میں ہے یہ فیض اُس کا
بسی ہے رنگت میں نکہت اُس کی بہار بھی ہے شمیم بھی ہے
خدا نے مصحف میں مدح اُس کی لکھی ہے شیدا اگر رقم ہو
کہیں مدثر کہیں مزمل کہیں الف لام میم بھی ہے

میں صدقے تیرے نور کے تاج والے

(از اکبر)

میں صدقے تیرے نور کے تاج والے
مجھے بھی تو متوالا اپنا بنا لے
میری جان و دل تیرے او پر تصدق
میرا دین و ایمان تیرے حوالے
تڑپتا ہے دل اور ترستی ہیں آنکھیں
کہاں ہے تو اے زلف لٹکانے والے
بوقت شفاعت محمدؐ سے حق نے
کہا میرے پیارے جہاں سے نرالے
تو مانگ اپنے ماں باپ یا اپنی اُمت
بس ان دونوں سے ایک کو بخشوا لے
کہا میرے مولا نے رو کر خدا سے
کہ اے عزت و عظمت و شان والے
تیرے رحم پہ اپنے ماں باپ چھوڑے
شفاعت سے میری اُمت بچا لے
خدا کہہ رہا تھا محمدؐ سے اکبر
کہ گلزار جنت ہے تیرے حوالے

Marfat.com

تیری صورت پہ ہوں قربان رسولِ عربی

(از اکبر)

تیری صورت پہ ہوں قربان رسولِ عربی
ہو فدا تجھ پہ میری جان رسولِ عربی

کیا ہی پیارے ہیں تیرے القاب ہیں اے ختمِ رسل
شاہ دین سید ذی شان رسولِ عربی

انبیاء ہیں تجھے محبوبِ خدا کہہ کہہ کر
ناز کرتے ہیں مسلمان رسولِ عربی

تھی فقط حضرت یوسف پہ زلیخا عاشق
تجھ پہ شیدا ہوا سبحان رسولِ عربی

اللہ اللہ جو پڑھوا تے ہیں میلاد شریف
اُنکے گھر ہوتے ہیں مہمان رسولِ عربی

جائینگے سب چمنِ خلد میں ہے حکم خدا
لائینگے تجھ پہ جو ایمان رسولِ عربی

تجھ سے اور اپنے عقائد سے آتی ہے شرم
ہوں گناہوں سے پشیمان رسولِ عربی

ہو قیامت میں تیرے اور تیری آل کے ساتھ
اکبر بے سر و سامان رسولِ عربی

جب باغِ جہاں کے مالی نے کی دیکھا بھالی پھولوں کی

(از اکبر)

جب باغِ جہاں کے مالی نے کی دیکھا بھالی پھولوں کی
اک پھول اُن میں سے چھانٹ لیا تھی جتنی ڈالی پھولوں کی

وہ پھول عرب کے گلشن کا سب پھولوں سے خوشبو والا
جس نے کھل کر اس عالم میں اک شان نکالی پھولوں کی

اس گل کا محمد نام ہوا جس سے تازہ اسلام ہوا
شاخ اس نے کاٹی چھوڑوں کی بیل اس نے نکالی پھولوں کی

اُس ہی کی مہک سے مہکی ہے اُس ہی کی چمک سے چمکی ہے
ہے جتنی رنگت غنچوں میں ہے جتنی لالی پھولوں کی

ہے رشکِ جگر کے زخموں کو حسرت ہے دلِ مشتاقوں کی
روضے پہ شاہ کے چڑھتے ہیں کیا شان ہے عالی پھولوں کی

طیبہ کا مالی کہلاؤں روضے پہ چڑھانے کو آؤں
اِک ہاتھ میں گجرا کلیوں کا اِک ہاتھ میں ڈالی پھولوں کی

جنت سے اُسے کیا نسبت ہے یہ میرے گل کا روضہ ہے
یاں رنگ جدا ہے پتوں کا یاں شان نرالی پھولوں کی

ہیں جتنے کرم خلقت کیلئے وہ سب ہیں اس راحت کے لئے
پتوں میں پتی رحمت کی تھالوں میں تھالی پھولوں کی

یہ مدح مرا ئے حضرت ہے مجھ کو اس سے کیا نسبت ہے
اکبر متوالا مولا کا بلبل متوالی پھولوں کی

سب نقش خیالی ہیں کعبہ ہو کہ بُت خانہ

(راز نامعلوم)

سب نقش خیالی ہیں کعبہ ہو کہ بُت خانہ
تو مجھ میں ہے میں تجھ میں اے جلوۂ جانانہ

ساقی کو بتا دوں گا یہ راز فقیرانہ
پھوٹی ہوئی بوتل ہے ٹوٹا ہوا پیمانہ

شیشہ کی ضرورت ہے نہ حاجت پیمانہ
چلو ہی سے پی لے گا صابر تیرا دیوانہ

نعلین تیری سر پہ میں رکھ کر یہ کہوں گا
یہ تخت سلیماں ہے یہ تاج ہے شاہانہ

میں ہوش نہ ہو اس نے اس بات پہ کہہ بیٹھا
تو نے جو کہا ہنس کر اپنا ہے مجھے دیوانہ

یا رب انہیں ہاتھوں سے پیتے رہیں دیوانے
کلیر کی صراحی ہو بغداد کا پیمانہ

Marfat.com

مجھے تو عشق ہے مکّے سے یا مدینے سے

(از سیماب)

پیام لائی ہے بادِ صبا مدینے سے — کہ رحمتوں کی اُٹھی ہے گھٹا مدینے سے
الٰہی کوئی تو مل جائے چارہ گر ایسا — ہمارے درد کی لادے دوا مدینے سے
حساب کیا نکیریں ہو گئے بے خود — جب آئی قبر میں ٹھنڈی ہوا مدینے سے
مزا ہوا ہے کشش دل جو ہند میں ہم سے — اٹھی ہے جھوم کے کالی گھٹا مدینے سے
فرشتے سینکڑوں آتے ہیں اور جاتے ہیں — بہت قریب ہے عرش خدا مدینے سے
خدا کے گھر کا گدا ہوں فقیر کوئے نبی — مجھے تو عشق ہے مکّے سے یا مدینے سے

تڑپ ہی آؤ مزار حسین پر سیماب
کچھ ایسی دور نہیں کربلا مدینے سے

غمِ ہجر تو دے گا نہ جینے مجھے

(از نوّر)

غمِ ہجر تو دے گا نہ جینے مجھے
میرے مولا بُلا لو مدینے مجھے

قافلے والے گئے میں ہاتھ ملتا رہ گیا — جاں تڑپتی رہ گئی اور دل مچلتا رہ گیا

لیا ساتھ نہ اپنے کسی نے مجھے
میرے مولا بُلا لو مدینے مجھے

دیکھئے قسمت میں لکھی ہے زیارت یا نہیں — دیکھئے روضہ پہ بلواتے ہیں حضرت یا نہیں

یہی سوچ ہے بارہ مہینے مجھے

میرے مولا بُلا لو مدینے مجھے

ساقیٔ کوثر مدینے میں بُلا لیجئے مجھے ۔ اِک پیالہ آبِ زمزم کا پلا دیجئے مجھے
پڑیں ہجر میں آنسو نہ پینے مجھے
میرے مولا بُلا لو مدینے مجھے

مار ڈالا اس وطن نے اور ہندوستان نے ۔ مفلسی نے بیکسی نے حسرت و ارمان نے
دیئے رنج پہ رنج سبھی نے مجھے
میرے مولا بُلا لو مدینے مجھے

آسمان تھامے زمین پکڑے وطن رو کا کرے ۔ میں نہ ٹھہرونگا نہ ٹھہرونگا کوئی چیخا کرے
کیا یاد ہے میرے نبیؐ نے مجھے
میرے مولا بُلا لو مدینے مجھے

یا محمد مصطفےٰ تسکین اب کیجو میری ۔ آتشِ فرقت میں جلتا ہوں خبر لیجو میری
لگے موت کے آنے پسینے مجھے
میرے مولا بُلا لو مدینے مجھے

ہو رہا تھا نور تیرا تذکرہ دربار میں ۔ ہے طلب تیری بڑی سرکار کی سرکار میں
کہا خواب میں آکے کسی نے مجھے
میرے مولا بُلا لو مدینے مجھے

جب لکھی حق نے تیری تصویر اپنے ہاتھ سے

(الحسینی)

جب لکھی حق نے تیری تصویر اپنے ہاتھ سے
ہاتھ ملتی رہ گئی تقدیر اپنے ہاتھ سے

Marfat.com

والضحٰی رُخ کو لکھا والقمر پیشانی لکھی
زلف کو واللّیل کی تحریر اپنے ہاتھ سے

دانت کو گوہر لکھا لب کو لکھا آبِ حیات
چشم کو کوثر کیا تحریر اپنے ہاتھ سے

سخت مشکل میں پھنسا ہوں اے میرے مشکلکشا
پہن بیٹھا پاؤں میں زنجیر اپنے ہاتھ سے

یا میرے مُشکل کشاؑ مشکل کشائی کیجئے
کھول مُشکل کی میری زنجیر اپنے ہاتھ سے

حُسن تیرا دیکھ کر جنّ و بشر شیدا ہوئے
ڈالے عُدوں نے گریباں چیر اپنے ہاتھ سے

ہجر میں تیرے اَلَمْ نَشْرَحْ حسینیؔ ہو چکا
کھو ہی بیٹھا چاند سی تصویر اپنے ہاتھ سے

مبارک ہو کہ ختم المرسلین تشریف لے آئے

(از نامعلوم)

تبسم ہی تبسّم تھے نظارے لالہ زاروں کے
ترنم ہی ترنّم تھے کنارے جوئباروں کے

ندا آئی دریچے کھول دو ایوانِ قدرت کے
نظارے خود کریگی آج قدرت شانِ قدرت کے

ہُوا عرشِ معلّےٰ سے نزولِ رحمتِ باری
تو استقبال کو اُٹھی حرم کی چار دیواری

Marfat.com

مبارک باد بیواؤں کو حسرت زا نگاہوں کو
اثر بخشا گیا نالوں کو فریادوں کو آہوں کو
ضعیفوں بے کسوں آفت نصیبوں کو مبارک ہو
یتیموں کو، غلاموں کو، غریبوں کو، مبارک ہو
مبارک ہو کہ ختم المرسلیںؐ تشریف لے آئے
جناب رحمۃ اللعالمینؐ تشریف لے آئے
بصد انداز یکتائی بغایت شانِ زیبائی
امین بن کر امانت آمنہ کی گود میں آئی

رحم فرما کہ کوئی مُونس و غمخوار نہیں

(از شمس)

کونسی آنکھ ہے جو طالبِ دیدار نہیں — کونسا دِل ہے جو وارفتۂ سرکار نہیں
یا نبی حسن تیرا آئینۂ حُسنِ ازل — دونوں عالم میں کوئی تجھ سا طرحدار نہیں
خانۂ جسم میں ہے مضغۂ بےکار وہ دل — تیرا شیدا جو نہیں تیرا طلب گار نہیں
قیدِ دُنیا سے رہائی نہیں ممکن اس کی — جو تیرے دامِ محبت میں گرفتار نہیں
جنس عصیاں میں بھلا جاکے دکھائیں کس کو — تیری رحمت کے سوا کوئی خریدار نہیں
روز ہوتے ہیں نئے ظلم و ستم اُمت پر — کوئی ہمدرد نہیں کوئی مددگار نہیں
تیرے الطاف و کرم پر ہے شہا اپنی نظر — رحم فرما کہ کوئی مُونس و غمخوار نہیں

شمس اس دردِ محبت کو بڑھاتے جانا
تیرے اشعار ابھی قابلِ سرکار نہیں

Marfat.com

بنا لو اے میرے خواجہ مجھے بھی اپنا مستانہ

(از تجملؔ)

پلا کر بادۂ وحدت کا مجھ کو کوئی پیمانہ
بنا لو اے میرے خواجہ مجھے بھی اپنا مستانہ

کھڑی رہتی ہیں ہر دم باادب تعظیم سے پریاں
سلیمانہ ترا دربار ہے یا ہے پری خانہ

نہیں دیکھا جو وہ شمعِ جمالِ خواجۂ اجمیر
جلا کرتا ہوں سوزِ غم سے ہر شب مثلِ پروانہ

خیالِ زلف نے فرقت میں دکھلائی پریشانی
دکھا دو رشتۂ تاباں ہوا ہوں میں بھی دیوانہ

پڑھے جس وقت اوصافِ گلِ باغِ نبیؐ میں نے
گلستاں میں دلِ بلبل ہوا اس حسن کے مستانہ

میرے گھر جلوہ افزا میرے خواجہ ہونگے کب یا رب
نہیں معلوم کب ہوگا میرا یہ نور کاشانہ

جو کچھ دل پہ تجملؔ کے گذرتا ہے وہ اظہر ہے
سوا تیرے سنائے کس کو جا کر اپنا افسانہ

کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا

(از مہری چند اختر ایم اے)

کس نے ذرّوں کو اُٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا

زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں حق کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا

شوکتِ مغرور کا کس شخص نے توڑا طلسم
کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دُرِّ یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا

کہہ دیا لَا تَقنَطُوْا اختر کسی نے کان میں
اور دل کو سر بسر محو تمنّا کر دیا
سات پردوں میں چھپا بیٹھا تھا حسن کائنات
اب کسی نے اس کو عالم آشکارا کر دیا
آدمیّت کا غرض ساماں مہیّا کر دیا
اک عربؐ نے آدمی کا بول و بالا کر دیا

وادیٔ ایمن یہی ہے جلوہ گاہ طور ہے

(از مولانا ظفر علی خان)

وادیٔ ایمن یہی ہے جلوہ گاہِ طور ہے — قلب سوزاں یادِ حق کے نور سے معمور ہے
حسن بے پایاں ہے ہر سو مظہر انوار ہے — ذرّہ ذرّہ پیش عارف آفتاب نور ہے
ہر طرف برپا سرودِ سرمدی ہے اسقدر — سالک و مجذوب عالم میں سدا مخمور ہے
میکش عرفاں کا سر نیزہ پہ ہو مستِ الست — کربلا کا پُر مصائب حادثہ مشہور ہے
دیدۂ بینا مثالِ آئینہ حیرت میں ہے
معرفت میں ہر گلِ تر دفترِ مسطور ہے

جوئے خوں بہنے کو ہے قدس کے میدانوں سے

(از مولانا ظفر علی خان)

سیل کی طرح جو نکلے تھے بیابانوں سے — آب جو بن گئے گذرے جو خیابانوں سے
تھا جو اپنوں سے ہی لطف تھا بیگانوں سے — گردنیں دب گئیں اسلام کے احسانوں سے
اب جو آئی ہوئی ہے گلشن گیتی میں بہار — رنگ اُٹھا لائی ہے انکے ہی گلستانوں سے

Marfat.com

اِس کے پینے کیلئے چاہیئے ظرف عالی ۔۔۔ یہ شراب آئی ہے توحید کے خمخانوں سے
ہمرہِ شست عناں منزلِ سلمیٰ کی خبر ۔۔۔ پوچھتا کیوں نہیں یثرب کے حدی خوانوں سے
پھر وہی غلغلہ آفاق میں ہوتا ہے بلند ۔۔۔ شیر کی گونج پھر اُٹھی ہے نیستانوں سے
ہم نے دیکھا ہے اِن آنکھوں سے اِدھر طارقؓ کو ۔۔۔ نعرہ خالد کا سُنا ہے اِدھر اِن کانوں سے
بوئے تیغ آتی ہے پہلوئے فلسطین سے ہنوز ۔۔۔ جوئے خوں بہنے کو ہے قدس کے میدانوں سے

ظفرؔ بے تاب ہو یا ہند ہو آتش بجگر
ہے یہ سب گرمیٔ ہنگامہ مسلمانوں سے

للہ مجھے ساتھ لگا لو۔ اے قافلے والو!

(از علامہ سیماب اکبر آبادی)

اے قافلے والو! یہ کدھر عزم سفر ہے ۔۔۔ جاتے ہو کہاں کونسی یہ راہ گذر ہے
امسال مدینہ کی طرف قصد مگر ہے ۔۔۔ یہ سچ ہے تو للہ مجھے ساتھ لگا لو!
اے قافلے والو!

درماندۂ منزل ہوں بہت خستہ قدم ہوں ۔۔۔ بے یار و مددگار ہوں، آزردۂ غم ہوں
پابند مصیبت ہوں، گرفتار الم ہوں ۔۔۔ ممکن ہو تو اس دردِ مصیبت سے چھڑا لو!
اے قافلے والو!

چھالے مرے تلووں میں ہیں چھالوں میں ہیں کانٹے ۔۔۔ چھلنی مرے پاؤں ہیں اُٹھائے نہیں اُٹھتے
ہمراہ تھے جو لوگ وہ سب چل دیئے آگے ۔۔۔ تنہا ہوں خدا کے لئے ہم گام بنا لو!
اے قافلے والو!

تاریک شبِ دشت ہے اور راہ خطرناک ۔۔۔ آنکھیں ہیں نم آلود ہے چہرے پہ جمی خاک
ہر گام پہ ہے خوف ہر اک خوف سے ہے باک ۔۔۔ تم چاہو تو اب بھی مجھے آفت سے بچا لو!

58811

Marfat.com

اے قافلے والو!

توشہ نہیں کچھ پاس کہ ہے دُور مدینہ دیکھو تو سہی میری مصیبت کا قرینہ
اک شوق فقط خاتم دل کا ہے نگینہ افتادہ سرِ راہ ہوں للہ اُٹھا لو

اے قافلے والو!

خادم کی طرح ساتھ چلوں گا میں تمہارے آہیں بھی نہ کھینچوں گا کبھی درد کے مارے
بن جاؤ تمہیں قلب شکستہ کے سہارے پھر شوق سے میرے دلِ بیکس کی دُعا لو!

اے قافلے والو!

اللہ تمہیں منزلِ مقصود دکھائے جو دل میں ہو ارمان وُہ ارماں بر آئے
رستہ میں کوئی آفتِ تازہ نہ ستائے آنکھوں سے تم اپنی درِ سرکار لگا لو!

اے قافلے والو!

دیوانۂ سرکارِ مدینہ ہے میرا دل مدّت سے طلب گارِ مدینہ ہے میرا دِل
سرگشتۂ دیدارِ مدینہ ہے میرا دل ہمدرد بنو آج میرے دل کو سنبھالو!

اے قافلے والو!

افسوس نہیں سُنتے میری گریہ و زاری درماندہ ہوں درماندگیاں مجھ پہ ہیں طاری
میرے ہی لئے ناشنوائی ہے تمہاری چلاؤں میں کب تک یونہی اے قافلے والو

اے قافلے والو!

جاذبیّت تجھ میں کیوں ہے اس قدر خاکِ حجاز

(از نیاز فتح پوری)

جاذبیت تجھ میں کیوں ہے اسقدر خاکِ حجاز ہے تری ترکیب میں پنہاں کشش کا کیا وُہ راز
آفرینش مبتلا تیری جہاں پامال ناز تیرا ہر ذرہ ہجوم سجدۂ فرقِ نیاز

ہے ہوا تیری کہ موجِ بادہ سرجوش ہے
تیری خاموشی ہے یا اک شورِ نائے ونوش ہے

روح افزا وہ پہاڑوں کی تیری پیاری فضا — اور وہ جاں پرور ترے جنگل کی مستانی ہوا
وادیوں کا آہ تیری وہ سکوتِ لحن زا — اور وہ جنبش میں درختوں کی ترے پنہاں غنا

کس قدر تیرا سوادِ حُسن الفت بار ہے
تیرا ہر ذرّہ کہ گویا اِک محبّت زار ہے

ہے تصوّر بھی ترا اک مستقل آرامِ جاں — ہے تخیّل میں ترے رازِ سکونِ دلِ نہاں
ہم نے دیکھا ہے کہ جو آنکھیں ہیں غم بار و فشاں — ہوگئیں ادنیٰ سے تیرے لطف میں بادہ چکاں

کیا بہارِ جانفزا تیری نشاط انگیز ہے
کس قدر تیری فضائے مست بہجت خیز ہے

لوگ کہتے ہیں کہ تھی وحشت کدہ تیری زمیں — تیرے رہنے والے تھے جہل و دنارت سے قریں
تیری ہر وادی تھی قزاقوں کی گویا اک کمیں — نام بھی تہذیب کا اُس میں نہ تھا باقی کہیں

نابلد تھے رحم سے فرزند تیری خاک کے
کیونکہ دلدادہ تھے وہ خونریزیٔ بیباک کے

ناگہاں تیری اسی وحشت نے بدلا یہ رنگ — دیکھ کر جس کو فراست ہوگئی دُنیا کی دنگ
علم نے لی جہل کی جا امن نے لی جائے جنگ — فطرتیں جو کج تھیں سیدھی ہوگئیں مثلِ خدنگ

اضطرارِ دل معاً راحت کا ساماں ہوگیا
دیکھتے ہی دیکھتے کانٹا گلستاں ہوگیا

چیز کیا تھی وہ کہ جس سے ہوگیا یہ انقلاب — چہرۂ انسانیت کس نے دکھایا بے نقاب
کون تھا جس نے صداقت سے کیا کشفِ حجاب — کیسے بے پردہ ہوا رمزِ حقیقت انتساب

کر دیا کس نے نمایاں جلوۂ مستور کو

Marfat.com

کس نے زندہ کر دیا پھر داستانِ طور کو

چہرۂ تاریک خلقت کیسے خنداں ہو گیا
کس طرح ظلمت کدہ یوں برق ساماں ہو گیا

ایسا سامانِ ضیا پاشی فراواں ہو گیا
ذرہ ذرہ روکشِ مہر درخشاں ہو گیا

تنگیِ دل وسعتِ کون و مکاں کیونکر ہوئی
اک ذرا سی بستی محمودِ جہاں کیونکر ہوئی

مشعلِ فطرت کا جب شعلہ ہوا تجھ سے بلند
کفر یوں غائب ہوا جس طرح نقل سے سپند

تھی نظر بندی نہ کوئی اور نہ افسوں کی کمند
پھر بھی تھے شاہ و گدا تیرے ہی در کے دردمند

کیوں نہ پھر تو اے عرب عالم کا سجدہ گاہ ہو
آہ جب تجھ میں ظہورِ ابن عبد اللہ ہو

وہ نبی جو لطف و رافت کے سوا اور کچھ نہ تھا
وہ نبی ہاں جو محبت کے سوا اور کچھ نہ تھا

وہ نبی وہ جو عنایت کے سوا اور کچھ نہ تھا
وہ نبی جو رفق و الفت کے سوا اور کچھ نہ تھا

ہاں وہی جو سر بسر رحمت تھا عالم کے لئے
ناخدا تھا کشتیٔ اولادِ آدم کے لئے

کیوں نہ ہو تجھ پر فخر پھر ہم کو یثرب کی زمیں
کیوں نہ تجھ کو دیکھ کر پھر دقف سجدہ ہو جبیں

کیوں نہ ہو پھر ثبت عالم میں تیرا نقش نگیں
دور رہ کر تجھ سے کیوں تڑپے نہ پھر قلب حزیں

تجھ میں آرامیدہ جب سب سے بڑا انساں ہو
کیوں نہ اپنے افتخار و مارکی یہ شان ہو

ظلمتِ عصیاں کا جب کُل دہر میں اندھیر تھا

(انور بی۔اے)

ظلمت عصیاں کا جب کل دہر میں اندھیر تھا
بت پرستی میں جہاں کا بچہ بچہ شیر تھا

Marfat.com

رُوم و یوناں مٹ چکے تھے کفر تھا ایران میں
بجلیاں وحدت کی مضطر تھیں مگر فاراں میں

گلشنِ ہندوستان سے گم تھی بو ایمان کی
ریت کلمہ گو تھی پر یثرب کی ریگستان کی

بانسری والا بنوں میں ہو چکا خاموش تھا
پتّہ پتّہ دشتِ عربستان کا وحدت پوش تھا

حضرتِ گوتم پڑے تھے نیند میں آرام میں
آفتابِ نور لیکن منتظر تھا شام میں

کر چکے تھے حضرتِ عیسیٰ صلیب آرائیاں
طور کے جلووں کی ساری ہو چکی تھی داستاں

تیر اندامانِ گلشن محوِ خوابِ ناز تھے
تیرہ سامانِ وفا مصروف سوز و ساز تھے

بادہ آشامانِ وحدت صورتِ سیماب تھے
جامہ پوشانِ حقیقت سر بسر بیتاب تھے

ناگہاں خورشیدِ وحدت خاکِ بطحا میں چڑھا
مطلعِ خورشید نورِ خالقِ اکبر ہوا!

پیکرِ ایمان میں پیدا حقیقت ہو گئی
از سرِ نو خاک پابوسِ طریقت ہو گئی

ہو گیا ساقی خمِ اُلفت سے دیوانہ نواز
جوش میں پھر آ گئی بزمِ خمستانِ حجاز

بلبلوں نے پھر گلستاں میں کیا جوش و خروش
پھر نئے جذبات سے دل ہو گیا آئینہ پوش

آرزو کی اس قدر ہنگامہ آرائی ہوئی
دستِ احمدؐ میں عیاں شانِ مسیحائی ہوئی

دِل تقاضائے محبّت کا تقاضائی ہُوا
کشورِ پے کارِ ہستی کا تماشائی ہُوا

جُستجوئے آرزوئے دیدہ بینا ہوئی
اور زندوں کو تلاشِ بادہ دیبا ہوئی

جذبۂ ذوقِ تجلّی سے ہوئے دِل آشنا
نورِ حق نے آنکھ کو ظلمت بینا کر دیا

اے کہ تو انسان کا مدّت سے ہی مہمان نواز
تجھ سے سیکھا قالبِ انسان نے رازِ سوز و ساز

تو نے کلیوں کو کیا گلشن میں بصیرت آشنا
کاروان کو تُو نے بخشی لذتِ بانگِ درا

ذرّہ ذرّہ تیرے در کا غیرتِ صد طُور ہے
بیخودی میں تن سے باہر نعرۂ منصُور ہے

المدد اے سونے والے یثربِ خوددار کے
اے محبِّ دردِ امّت پاسباں نادار کے

Marfat.com

اے شہِ لولاک اے شانِ ظہورِ اوّلیں ۔ بوستانِ لامکاں کے خسروِ خلوت نشیں
التجائے مُسلمِ مغموم کا شیدا ہے تو ۔ اور صدائے نغمہ مجبور کا شنوا ہے تو
اے طبیبِ حاذق زخمِ جگر زخمِ بلا ۔ مرحبا ہو مرحبا اے قبلہ و قبلہ نما

تیری رحمت سے فقط جینا مرا آسان ہے
ورنہ کیا دل کیا جگر ہے کیا بدن کیا جان ہے

لالۂ آتش نوا ہوں، ہوں نوا پیرا تیرا ۔ مُسلمِ خوابیدہ ہوں، ہر دم چمن آرا تیرا
دانۂ خرمن ہوں اور خرمن سے ہوں نا آشنا ۔ بحرِ ہستی میں ڈراتا ہے مجھے سیلِ بلا
میری ہستی میں ہے مضمر ہستیٔ انسان کا راز ۔ مایۂ نازِ جہاں ہے میری اگ کا سوز و ساز
برق اندازِ نشیمن گاہ ہستی میں ہوا ۔ بادہ آشامِ خمِ عشاق مستی میں ہوا
لامکاں ہے دُور ہوں گو دل ہے کوئے یار میں ۔ نعرۂ اللہ اکبر ہے نہاں ہر تار میں

صدقۂ تارِ محبت رشتۂ جانِ من است
یا صبوحی ساختن پیمانِ ایمانِ من است

مصحفِ خاطر مرا اک دفترِ پارینہ ہے ۔ کل جہاں کے درد کا سینہ مرا آئینہ ہے
نالے کہتے ہیں صدائیں ہم دلِ ناکام کی ۔ آہ کہتی ہے تپش ہوں آرزوئے خام کی
نقش بند اعتبارِ ملتِ بیضا ہے تو ۔ لالۂ آتش نوائیں اور چمن آرا ہے تو
ذکر تیرا تیری اُلفت ہے مُسلماں کی نماز ۔ تو سراپا ناز ہے میں پیکرِ عجز و نیاز
میں اسیرِ درد ہوں تو دردمندوں کی دوا ۔ رہروِ درماندہ میں ہوں تو ہے برقِ مُدعا
شاہدِ سینا کو نورِ جلوۂ مستور دے ۔ ذرہ ذرہ کو ضیائے رشکِ کوہِ طور دے
کاروانِ دل شدہ کو آن کر دیدار دے ۔ جو تھکے ماندے ہیں اُن کو برق کی رفتار دے

چوں بجانم لذّتِ سوزِ نہاں انداختی
یا محمدؐ بے کساں را از کرم بنواختی

Marfat.com

بستر فقیر کا ہو تیرے در کے سامنے

(از لطف)

یوں انبیاء ہیں میرے پیمبرؐ کے سامنے
تارے ہوں جس طرح مہِ انور کے سامنے

زاہد کو قصرِ شاہ مبارک ہو یا نبیؐ
بستر فقیر کا ہو ترے در کے سامنے

جس طرح قدرِ ماہ نہ ہو روبروئے مہر
یوں آفتاب ہے رُخِ انور کے سامنے

خالق سے بخشوا کے کریں داخلِ بہشت
یہ بات کیا ہے شافعِ محشر کے سامنے

کچھ تو سمجھ لیا ہے جو دل سے اُٹھا کے ہاتھ
بیٹھا ہوں سر جھکائے ترے در کے سامنے

اے لطف اس غزل کو مدینے میں جا کے پڑھ
ہے قدر اس کی صاحبِ کوثر کے سامنے

مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی

(از قدسی)

مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

منِ بیدل بجمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی

نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی

نخلِ بستانِ مدینہ ز تو سر سبز مدام
زاں شدہ شہرۂ آفاق بشیریں رطبی

شبِ معراج براقِ تو ز افلاک گذشت
بمقامے کہ رسیدے نرسد ہیچ نبی

ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

بردرِ فیضِ تو استادہ بصد عجز و نیاز
زنگی و رومی و طوسی، یمنی و حلبی

ذات پاک تو کہ در ملک عرب کردہ ظہور | زاں بسبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی

سیّدی انت حبیبی وطبیب قلبی

آمدہ سوئے تو قدسی پئے درمان طلبی

پڑھ دِلا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

(از حافظ)

پڑھ دِلا لَآ اِلٰہ اِلَّا اللہ | کہہ سدا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ
حق تعالیٰ نے عرش کے اوپر | ہے لکھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ
لات و عزّے گرے وہیں اوندھے | جب سُنا لَآ اِلٰہ اِلَّا اللہ
ٹوٹ کر کفر دین ہوا مضبوط | جب پڑھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ
جب تولّد ہوئے رسولؐ کریم | پڑھ دیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ
دِل سے تصدیق کر زبان سے بھی | پڑھ سنا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ
مومنوں سے الست کے دن میں | کہہ دیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ
پڑھ ہمیشہ وضو سے اے مومن | دِل لگا لَآ اِلٰہ اِلَّا اللہ
روز و شب صبح و شام پڑھتا رہ | ہر ملا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ
سُن کے سارے فرشتے کہیں تم کو | مرحبا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ
کیا شجر کیا حجر حیوانوں کی | ہے ندا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ
عرش پہ لوح پر قلم نے لکھا | جا بجا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ
داغِ عصیاں کے دُور کرنے کو | ہے ضیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ
آل اصحاب سب بزرگوں کا | ذکر تھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ
ہو زیارت نصیب حضرت کی | یا خدا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

Marfat.com

ہووے بالخیر خاتمہ تیرا　　پڑھ سنا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ
قبر میں بھی یہ تیرا حامی ہو　　اسے دلا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ
جا کے حضرت کے روضہ پر حافظ　　دے سنا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

یا شفیع المذنبین بارِ گناہ آوردہ ام

(از نامعلوم)

یا شفیع المذنبین بارِ گناہ آوردہ ام　　بر درت ایں بار با پشت دوتا آوردہ ام
چشم رحمت برکشا موئے سفیدِ من نگر　　گرچہ از شرمندگی رُوئے سیاہ آوردہ ام
آں نمیگویم کہ بودم سالہا در کوئے تو　　ہستم آں گمراہ کہ اکنوں رُو براہ آوردہ ام
عجز و بیخویشی و درویشی و دلریشی و درد　　ایں ہمہ بر دعویٔ عشقت گواہ آوردہ ام
دیو رہزن در کمیں نفس و ہوا اعدائے دیں　　زیں ہمہ با سایۂ لطف پناہ آوردہ ام
گرچہ از روئے معذرت نگذاشت گستاخی مرا　　کردہ گستاخی زبانِ عذر خواہ آوردہ ام
بستہ ام بر یکد گر نخلے ز خارستان طبع　　سوئے فردوس بریں مشتے گیاہ آوردہ ام

دولتم ایں بسکہ بعد از محنت و رنج و راہ
بر حریم آستانت روئے عجز آوردہ ام

بادشاہا جرم ما را در گذار

(از عطار)

بادشاہا جرم ما را در گذار　　ما گنہ گاریم و تو آمرزگار
تو نکو کاری و ما بد کردہ ایم　　جرم بے اندازہ بیحد کردہ ایم
سالہا در بندِ عصیاں گشتہ ایم　　آخر از کردہ پشیماں گشتہ ایم

Marfat.com

دائما در فسق وعصیاں بودہ ایم غافل از امر و نواہی بودہ ایم
بے گنہ نگذشت بر ما ساعتے با حضورِ دل نکردم طاعتے
بر در آمد بندۂ بگریختہ آبروئے خود زعصیاں ریختہ
مغفرت دارد امید از لطفِ تو زآنکہ خود فرمودۂ لَا تَقْنَطُوْا
بحرِ الطاف تو بے پایاں بود نا امید از رحمتت شیطاں بود
نفس وشیطاں زد کریما راہِ من رحمتت باشد شفاعت خواہِ من
چشم دارم گر گنہ پاکم کُنی پیش ازاں کاندر لحد خاکم کُنی
اندر آں دم کز بدن جانم بری از جہاں با نور ایمانم بری
یا الٰہی رحم کُن بر ما ہمہ عفو کن جملہ گناہِ ما ہمہ
عاجزیم و جُرم ہا کردہ بسے نیست مارا غیر تو دیگر کسے
گر بخوانی در برانی بندہ ایم ہر چہ حکم تُست زاں خورسندہ ایم
یارب آں ساعت کہ جاں بر لب رسد جسم پژمردہ بتاب وتب رسد
شربتِ شہدِ شہادت نوشیم خلعتِ راہ سعادتِ پوشیم
چوں ندارم در دو عالم جز تو کس ہم تو مے باشی مرا فریاد رس

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مُرغ نامہ برے

(از نامعلوم)

سُنا ہے جب سے تمہارا ہے گھر مدینے میں لگی ہوئی ہے ہماری نظر مدینے میں
شب فراق کی کب ہو سحر مدینے میں الٰہی پہنچے گی کیونکہ خبر مدینے میں

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مُرغ نامہ برے
کسے ز بے کسی ما نمی برد خبرے

Marfat.com

غمِ فراق سے کیوں نہ دل نہ آہ سرد بھرے — تڑپ تڑپ کے کہاں تک یہ دلفگار ہے
ہزاروں حسرت و ارمان کے یاں جھگڑے ہیں پڑے — مرا یہ حال حبیبِ خدا سے کون کہے

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے زبے کسی ما نمے برو خبرے

جو صدمہ دل پہ گذرتا ہے تم سے کون کہے — ستم فراق جو کرتا ہے تم سے کون کہے
تمہارا دم کوئی بھرتا ہے تم سے کون کہے — کہ کوئی ہند میں مرتا ہے تم سے کون کہے

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغِ نامہ برے
کسے زبے کسی مانمے برو خبرے

مصطفےٰ ماجاءِ الا رحمۃ اللعلمین

(از نامعلوم)

سلّموا یا قوم بل صلّوا علی الصدر الامین — مصطفےٰ ماجاءِ الا رحمۃ اللعلمین
جب ہوئے مکّے میں پیدا سرورِ دنیا و دین — عدۂ غلماں سے زمیں تھی رشکِ فردوسِ بریں
آسیہؑ مریمؑ کھڑی تھیں آمنہؓ کے ہم قریں — کہتے آتے تھے ملائک چرخ سے سوئے زمیں
سلّموا یا قوم بل صلّوا علی الصدر الامین — مصطفےٰ ماجاءِ الا رحمۃ اللعلمین
آمدِ حضرت سے روشن ہوگئی ساری زمیں — آمدِ حضرت سے چمکا اخترِ علم و یقین
آمدِ حضرت سے بیدینوں نے پائی راہِ دیں — آمدِ حضرت سے آیا ہم پہ قرآنِ مبین
سلّموا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین — مصطفےٰ ماجاءِ الا رحمۃ اللعلمین
آپ کے آتے ہی مکّے میں فضیلت آگئی — مُنہ اُدھر پھیرے جہاں یہ قابلیت آگئی
آپ کے آتے عرب والوں میں عزت آگئی — آلِ اسمٰعیل کے گھر میں نبوت آگئی
سلّموا یا قوم بل صلّوا علی الصدر الامین — مصطفےٰ ماجاءِ الا رحمۃ اللعلمین

Marfat.com

آپ کیا آئے کہ آئی رحمتِ پروردگار
آپ کیا آئے کہ آئی دین کی فصلِ بہار
آپ کیا آئے کہ ریگستان میں پھولا غنچہ زار
آپ کیا آئے کہ لایا نخلِ خشک بار
سلّموا یا قوم بل صلّوا علی الصدر الامین
مصطفےٰ ما جاء اِلّا رحمۃ اللعٰلمین

آپ جب تشریف لائے چھا گیا دنیا میں نور
بڑھ گیا ہر اہلِ باطن کی طبیعت کا سرور
جھک گئی ہیبت کے مارے گردنِ اہلِ غرور
دی فرشتوں نے صدا پیدا ہوا نورِ ظہور
سلّموا یا قوم بل صلّوا علی الصدر الامین
مصطفےٰ ما جاء اِلّا رحمۃ اللعٰلمین

آپ کیا پیدا ہوئے نورِ خدا پیدا ہوا
یہ کیا پیدا ہوئے شمس الضحٰے پیدا ہوا
آپ کیا پیدا ہوئے بدر الدجٰے پیدا ہوا
غُل ہوا یہ ہر سُو ختم المرسلین پیدا ہوا
سلّموا یا قوم بل صلّوا علی الصدر الامین
مصطفےٰ ما جاء اِلّا رحمۃ اللعٰلمین

شانِ خدا ہے شانِ محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم

(از قاسم)

شانِ خدا ہے شانِ محمّد صلے اللہ علیہ وسلّم
جانِ جہاں ہے جانِ محمّد صلّے اللہ علیہ وسلّم
فرشِ زمین سے عرشِ بریں تک جلوہ فزائے دہر ہے بیشک
چہرۂ نور افشانِ محمّد صلّے اللہ علیہ وسلّم
جلوۂ حُسنِ پاک نبیؐ کا وصف بیان کیا ہو وے اُس کا
عاشق ہے یزدانِ محمّد صلّے اللہ علیہ وسلّم
روزِ ازل سے خلق پہ بیشک جاری رہے گا روزِ ابد تک
صبح و مسا، فرمانِ محمّد صلّے اللہ علیہ وسلّم

Marfat.com

رتبہ محبوبیٔ حق کا کیونکہ کوئی لائق ہوتا
خاص یہ ہے شایانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

خاک قدم ہے کحل جواہر چشم ملائک جس سے منور
دونوں جہاں قربانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

قطرۂ شبنم رشکِ گوہر صبحِ چمن میں جلوہ گر ہو
وصفِ دُرِ دندانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

ناظم عالم جتنے ہیں کامل سب پر تا ہو ہدایت حاصل
جاری ہے فیضانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

شاد ہوئے دیدار خُدا سے عرش بریں پر جس دم پہنچے
نکلے سب ارمانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

جبکہ اُٹھا تھا پردہ کثرت جلوہ نما تھا رنگِ وحدت
آنِ خُدا تھی آنِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

ہے یا رب قاسم کو حسرت سر پہ ہو میرے روزِ قیامت
سایہ فگن دامانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

غل ہے معراج کی شب شاہِ اُمم آتے ہیں

(از امیر)

غُل ہے معراج کی شب شاہِ اُمم آتے ہیں
مالکِ مہر و مہ و لوح و قلم آتے ہیں

آب بالائے براق آتے ہیں اور رُخ ہیں
بوسے دیتے ہوئے بالائے قدم آتے ہیں

ہر قدم پر صفتِ خُلق کا ہوتا ہے ظہور
پر بہ لطف و عنایات و کرم آتے ہیں

نکلے گی عالمِ امکاں سے سواری شب کو
روشنی کرنے کو انوارِ قدم آتے ہیں

Marfat.com

نا نہ ہو نزلِ خورشید میں گرمی کا اثر
سایہ کرنے کے لئے ابرِ کرم آتے ہیں

حوریں یوں ساتھ سواری ہیں خوش خوش جیسے
شوخیاں کرتے غزالانِ حرم آتے ہیں

دونوں حضرت کے جلودار ہیں تھامے ہیں رکاب
آج جبریل و سرافیل بہم آتے ہیں

شان و شوکت کوئی دیکھے تو شہنشاہی کی
کہ ملائک لئے ہاتھوں میں علم آتے ہیں

اہلِ ہستی کا تو کیا ذکر ہے ایسی ہے خوشی
تہنیت کے لئے اربابِ عدم آتے ہیں

غول کے غول ملائک ہیں ادھر اور اُدھر
واہ کس شان سے باجاہ و حشم آتے ہیں

جب کبھی آتی ہے آواز یہ آتی ہے امیر
تو ہراساں نہ ہو ہم آتے ہیں ہم آتے ہیں

جس سے نمودِ قدرتِ پروردگار ہے

(از ہمسر)

بلبل ترانہ سنج یہی بار بار ہے
باغِ جہاں میں آئی سرِ نو بہار ہے

پھولا ہے چار سمت ہر اک تختۂ چمن
بے انتہا ثمر سے بھری شاخسار ہے

نرگس اشارہ باریاں کرتی ہے چار سو
سنبل کا بال بال بنا پیچدار ہے

بادِ نسیم نے وہ شگفتہ کئے ہیں گل
جس سے نمودِ قدرتِ پروردگار ہے

بیلا کھلا چنبیلی کھلی ہے ہر اک طرف
باقی چمن میں نام کو خس ہے نہ خار ہے

کیونکر نہ ہمصفیرو شگفتہ ہو باغِ دہر
مادر کے آیا بطن میں وہ گلعذار ہے

جس پر کہ باغبانِ حقیقی ہے شیفتہ
اور کوئی مثل اُس کے نہیں نِہار ہے

ظلمت مٹیگی گلشنِ دُنیا سے اک قلم
عالم میں آنے والا شہِ ذی وقار ہے

اعجاز ایک ادنے سا اس گُل کا ہے عیاں
قمری بھی کہتی صلِّ علےٰ بار بار ہے

پائی جو تازگی ہے گلستانِ دہر نے
پشتی اُسی کے ابرِ کرم کی پُھار ہے

Marfat.com

مسند بچھائی صحنِ گلستان میں ہم نے ہے
اب آؤ یا رسولؐ اللہ یہی انتظار ہے
عالم میں اُن کی دُھوم جو آمد کی ہے مچی
سُن کے نوید شاد ہر اک دل فگار ہے

ہمسر چمن میں ہے وُہ گلِ احمدی کھلا
جس پہ کہ دم بدم دلِ عالم نثار ہے

زحمتِ کُفر گئی، رحمتِ باری آئی

(از حافظ)

مومنوں خوش ہو محمدؐ کی سواری آئی
زحمتِ کفر گئی، رحمتِ باری آئی
مرنیوالوں کی یہ کثرت ہے عیاذاً باللہ
کہ اجل انکی گلی سے تھکی ہاری آئی
بُلبُلیں باغ میں بیساختہ پڑھتی ہیں درود
بُو یہ کس گُل کے لئے بادِ بہاری آئی
زخم جو کھائے محبت میں نہ گہرے کھائے
چوٹ جو آئی مرے دل پہ وہ کاری آئی
جُھک گیا میری طرف انکی نظر کا پلہ
حشر میں جب سرِ میزان میری باری آئی
خود فراموش ہوئے جانے کے قابل نہ رہے
وائے قسمت انہیں کب یاد ہماری آئی
دوش پہ بارِ گنہ راہِ عدم دُور دراز
پیش آئی مجھے منزل تو یہ بھاری آئی
جان آنکھوں میں تھی جب مُژدہ دیدار سُنا
پھول مُرجھا گئے تب بادِ بہاری آئی
نہ شکایت نہ سلیقہ نہ ادب محفل کا
شکوہ آیا نہ ہمیں شکر گذاری آئی
شبِ اسریٰ کہیں مشتاق کھڑے تھے قدسی
اور کہیں شور وُہ حضرت کی سواری آئی

عاجزی پر مرے آیا اُنہیں رحم اے حافظ
کام آخر میرا گریہ میری زاری آئی

حق کا ڈنکا بجا دیا کس نے

(از شہید)

رُخِ انور دکھا دیا کس نے — ظلمتوں کو مٹا دیا کس نے
کون آیا زمیں پہ ماہِ تمام — ماہ کا رنگ اڑا دیا کس نے
تک رہا آفتاب ہے کس کو — اس کو بیدل بنا دیا کس نے
کیوں ستارے زمیں پہ جھکتے ہیں — سر کو اُن کے جھکا دیا کس نے
کون آیا ہے بندۂ برحق — رنگ وحدت جما دیا کس نے
رکھتے ہیں عرصۂ زمیں پہ قدم — سجدے میں سر جھکا دیا کس نے
کس نے اُنگلی اُٹھائی وحدت کی — اور دوئی کو مٹا دیا کس نے
تھے وہ جھوٹے خدا جو پتھر کے — اُن کو اوندھا گرا دیا کس نے
تھے وہ آتشکدے جو فارس کے — دِل کو اُن کے جلا دیا کس نے
تھے بھڑکتے ہزار سال سے جو — آج اُن کو بجھا دیا کس نے
حکم خالق سے قدرتِ حق کا — سب کو جلوہ دکھا دیا کس نے
کیوں شیاطین چیختے ہیں آج — جگر اُن کا جلا دیا کس نے
کس نے اُلٹا ہے تختِ شیطان کا — حق کا ڈنکا بجا دیا کس نے
کون آیا ہے صاحبِ شوکت — قصرِ کسریٰ ہلا دیا کس نے
ذکر ہے کس کی یہ ولادت کا — کفرِ ہندی مٹا دیا کس نے

کس کے قدموں پہ تو ہوا ہے شہید
سر کو تیرے جھکا دیا کس نے

Marfat.com

جان آفرینی جاندہی جاں پروری جادوگری

(از بیاںؔ)

جانِ آفرینی جاندہی جاں پروری جادوگری
کچھ تیرے ہونٹوں میں رکھی کچھ تیری آنکھوں میں بھری

معجز نمائی نیکوئی نازک تنی جیا بک تری
ایک ایک کا ہے خاتمہ کیا ختم ہے پیغمبری

کیا جن و انسان کیا ملک کیا حور و غلماں کیا پری
اے سرورِ بدالمطلبا سب کہے ہے تجھ کو سروری

شمس و قمر شام و سحر آبیہ تر و خشکی و تری
تو از پئے فرمانہی سب از پئے فرما نبری

نام آپ کا نام خدا رکھتا ہے گیا نام آوری
نہ چرخ ہیں زیرنگیں چوں حلقۂ انگشتری

لب ہائے نازک میں ہی شفق یہ چشمانِ جادو میں حیا
ہو جیسے غنچہ میں شمیم ہو جیسے شیشہ میں پری

یہ جاں کو تری دم میں حیات بیمار کو پل میں شفا
اعجاز ٹھوکر سے لگا تاثیر چٹکی میں دھری

ہے گرم بازار آپ کا حق ہے خریدار آپ کا
کیوں گرد پھرتے ہیں فلک کیوں ہیں کواکب مشتری

گنگو نہ خوبی تمام اس گل کی صورت میں بھرا
پھر کلکِ قدرت کو نہ تھی مدِّ نظر صورت گری

اے اخترِ برجِ حرم لاہوت تیری جلوہ گاہ
اے گوہرِ درجِ کرم اللہ تیرا جوہری

ٹکڑے قمر کے دیکھ کر خورشید تھرّانے لگا
ہاں ایک کو عبرت ہوئی گر ایک نے کی ہمسری

دامن تمہارا تھا مگر اُٹھّی ہماری مشتِ خاک
نے شورِ محشر سے نبی نے نار دوزخ سے ڈری

اس نعت کو سُن کر بیاںؔ سکتہ میں ساکت ہو گئے
سعدی و حافظ عنصری جامی نظامی انوری

دل کونسا ہے جس میں تیری راہ نہیں ہے

(از شہیدؔ)

کس جان کا اے جان تو دلخواہ نہیں ہے
دل کونسا ہے جس میں تیری راہ نہیں ہے

اے ماہِ عرب تیرے سوا دونوں جہاں میں
اللہ کا پیارا کوئی واللہ نہیں ہے
صورت پہ تیری کچھ نہیں یعقوب ہی شیدا
کیا یوسفِ مصری کو تری چاہ نہیں ہے
جس راز کو اللہ نے فرمایا ہے تم سے
اُس راز سے جبریل بھی آگاہ نہیں ہے
دُنیا میں کوئی مجھ کو نہ پُوچھے تو نہ پوچھے
کیا پوچھنے والا وہ مرا شاہ نہیں ہے
کچھ ڈر نہیں اس کا کہ میرا ہاتھ ہے کوتاہ
داماں تو اُس شاہ کا کوتاہ نہیں ہے
لوگوں نے کہا اب ہے شہید آپ کا مضطر
فرمایا کہ کیا وہ میرے ہمراہ نہیں ہے

غلام کمتریں ہوں میں غلامانِ محمدؐ کا

(از ناظم)

ازل سے بُلبل شیدا ہوں بُستانِ محمدؐ کا
ہمیشہ مدح خواں رہتا ہوں ہر شانِ محمدؐ کا
غبارِ کوچۂ اقدس شفا بخش مریضاں ہے
یہ ہے درمانِ ردِ دِل مریضانِ محمدؐ کا
یقیں ہے ظلمتِ مدفن مبدّل نور سے ہوگی
ہے دل میں داغِ عشق رُوئے تابانِ محمدؐ کا
فرشتے قبر میں جس وقت پوچھینگے تو کہدوں گا
غلام کمتریں ہوں میں غلامانِ محمدؐ کا
سلیمان و سکندر و قیصر و فغفور و خاقان سے
قسم حق کی بڑا رُتبہ ہے دربانِ محمدؐ کا
سموم کفر یکدم میں ہوئی کافور عالم سے
پڑا پرتو جو اُس پر روئے تابانِ محمدؐ کا
تیری درگاہ میں یارب تمنا ہے یہ ناظم کی
دکھا دے روضۂ پُر نور سلطانِ محمدؐ کا

عام ہے خلق پہ رحمت کی نظر آج کی رات

(از قاسم)

کون آتا ہے دلا رشکِ قمر آج کی رات
سے سے جو عیاں رنگ سحر آج کی رات

شوقِ دیدار میں کس گُل کی ہے یہ بیتابی
نکلے پڑتے ہیں جو غنچوں سے ثمر آج کی رات

بہرِ آرائشِ گلزارِ دو عالم جبرائیل
ہر طرف پھرتے ہیں کیوں باندھی کمر آج کی رات

کس کی آمد ہے کہو کون یہاں آتا ہے
منتظر کس کے ہیں سب جن و بشر آج کی رات

اہلِ محفل کے دلوں پہ ہے تجلّی کا ظہور
نور کا داغ سویدا میں اثر آج کی رات

انبیاء آتے ہیں گردوں سے بتعظیم تمام
بہرِ تسلیم جھکائے ہوئے سر آج کی رات

خلد میں شور ہے کیسا کہ چلو اے حورو
اُن پہ قربان کریں ہم جان و جگر آج کی رات

باب رحمت کا کھلا خیل شیاطین مضطر
کہتے ہیں ہو گیا کیا رنگ دگر آج کی رات

کس کی نکہت سے مہکتا ہے دماغِ عالم
کون سے گل کی ہے آمد کی خبر آج کی رات

فیض مقدم سے یہ کس سرو رواں کے یارب
شاخِ طوبیٰ ہے ہر اک شاخ شجر آج کی رات

مورد لطفِ خدائے دو جہاں ہیں دیندار
سب عذابوں سے ہیں بے خوف و خطر آج کی رات

چشمِ عالم ہے کھُلی کس لئے مثلِ نرگس
کس پیارے کا یہاں ہو گا گزر آج کی رات

سیدِ کون و مکاں خاص حبیبِ داور
جلوہ فرما یہاں ہوتے ہیں گر آج کی رات

صبح دم شربت دیدار سے ہونگے سیراب
اور تڑپاتے ہمیں دردِ جگر آج کی رات

مانگنا ہے جو دُعا مانگ خدا سے قاسم
عام ہے خلق پہ رحمت کی نظر آج کی رات

غلامِ غلامانِ آلِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

(از جامی)

جہاں روشن است از جمالِ محمدؐ
دلم تازہ گشت از وصالِ محمدؐ

خوشا مجلس و مسجد و خانقاہے
کہ دروے بود قیل و قالِ محمدؐ

او صفِ رخش والضحےٰ گشتِ نازل
چو واللیل شد زلف خالِ محمدؐ

بروئے زمین گشت سردارِ عالم ہر آنکس کہ شد پائمالِ محمدؐ
بجنت ہمہ حوریاں کرد نعرہ بوقتِ شنیدن وصالِ محمدؐ
شود پاک معصوم کلّی گنہگار کہ در خواب بیند جمالِ محمدؐ
بود در جہاں ہر کسے را خیال مرا از ہمہ خوش خیالِ محمدؐ
بصدق و صفا می تواں گشت جامی
غلام غلامانِ آلِ محمدؐ

ہمارے نبیؐ سرورِ انبیا ہیں

(از حافظ)

نبیؐ جو خلیل خدا ہیں بجا ہیں ہمارے نبیؐ سرورِ انبیاء ہیں
عدو جو تھے سب اُنکو کہتے تھے ساحر نہیں سب غلط یہ حبیب خدا ہیں
ارے جاہلو تم نے کیا ان کو جانا خدا کے محب یہ شفیع الورا ہیں
خدا آپ قرآن میں کہتا ہے ہر جا یہ شمس الضحٰے ہیں یہ بدر الدجیٰ ہیں
تمھیں کیا ہوا کیوں سمجھتے نہیں ہو رسولِ خدا کب خدا سے جدا ہیں
ہمارے نبیؐ کے نبیؐ مقتدی ہیں ذرا دیکھئے کیسے یہ مقتدا ہیں
کبھی بیٹھی نہ اُڑ کے نہ مکھی بدن پر ہمارے نبیؐ کیسے نورِ خدا ہیں
کیا شق اُٹھا کر کے اُنگلی قمر کو ہمارے نبیؐ کیسے معجز نما ہیں
بھلا کہئے موسیٰؑ تھے ایسے رسا کب ہمارے نبیؐ جس مکان تک رسا ہیں
نبیؐ کوئی ایسا ہُوا ہے نہ ہو گا ہمارے نبیؐ کُل کے مشکلکشا ہیں
نبیؐ سارے بافیض تھے بالیقیں پر ہمارے نبیؐ فیض شاہ و گدا ہیں
ختم اُن پہ حق نے کیا ہے نبوّت ہمارے نبیؐ خاتم الانبیاء ہیں

Marfat.com

تو مشہور کر اپنے حافظ کو یارب
اُنہوں میں جو مداحِ خیر الوریٰ ہیں

نظر آتے ہیں جلوے طور کے رخسارِ جاناں میں

(از حسن)

مدینہ کی سی شادابی نہیں گلزارِ رضواں میں
ہزاروں جنتیں آکر بسی ہیں کوئے جاناں میں

خزاں کا کس طرح ہو دخل جنت کے گلستاں میں
بہاریں بس چلی ہیں جلوۂ رنگینِ جاناں میں

تم آئے چاند نا پھیلا چڑھا دن کھل گئیں آنکھیں
اندھیرا ایسا اندھیرا چھا رہا تھا بزمِ امکاں میں

تمہارا کلمہ پڑھتا اُٹھے تم پہ صدقے ہونے کو
جو پائے پاک سے ٹھوکر لگا دو جسمِ بے جاں میں

کلیم آسا نہ کیونکر غش ہوں اُن کے دیکھنے والے
نظر آتے ہیں جلوے طور کے رخسارِ جاناں میں

ہوا بدلی گھرے بادل کھلے گل بلبلیں چہکیں
تم آئے یا بہارِ جاں فزا آئی گلستاں میں

اُسے قسمت نے اُس کی جیتے جی جنت میں پہنچایا
جو دم لینے کو بیٹھا سایۂ دیوارِ جاناں میں

کرم فرمائے گر باغِ مدینہ کی ہوا کچھ بھی
گُلِ جنت نکل آئیں ابھی سروِ چراغاں میں

Marfat.com

چمن کیونکر نہ مہکے بلبلیں کیوں کر نہ عاشق ہوں
تمہارا جلوۂ رنگین بھرا پھولوں کے داماں ہیں

حسن کیا لعل کو نسبت یہاں کے سنگریزوں سے
یہ اُن کے رہگذر میں ہیں وہ پتھر ہے بدخشاں میں

تنم فرسودہ جاں پارہ ز ہجراں یا رسول اللہ

(از جامی)

تنم فرسودہ جاں پارہ ز ہجراں یا رسول اللہ
دلم پژمردہ آوارہ ز عصیاں یا رسول اللہ

شب و روز از شکیبائی ز حد گشتم تمنائی
بخلوت سوئے من آئی خراماں یا رسول اللہ

چو سوئے من گذر آری من مسکین زنا داری
فدائے نقش نعلینت کنم جاں یا رسول اللہ

ز کردہ خویش حیرانم سیاہ شد روز عصیانم
پشیمانم پشیمانم پشیماں یا رسول اللہ

زپا افتادم از پیری برحمت دست من گیری
ہمیں یک حرف بپذیری ز نادان یا رسول اللہ

ز جام حب تو مستم بہ زنجیر تو دل بستم
نمی گویم کہ من ہستم سخنداں یا رسول اللہ

بصدیق خریدارم عمرؓ را دوست میدارم
فدا سازم دل و جاں را بعثمانؓ یا رسول اللہ

نہادم پیش گاہے سرپائے ساقئے کوثر
اماماں را شدم چاکر بایقاں یا رسول اللہ

بوقتِ نزع در مانم رود از تن بروں جانم
نگاہ داری تو ایمانم ز شیطاں یا رسول اللہ

چو اندر حشر برخیزم بداماںِ تو آویزم
ز دیدہ خونِ دل ریزم فراواں یا رسول اللہ

جو بازوئے شفاعت را کشائی بر گنہگاراں
مکن محروم جامی را در آں آں یا رسول اللہ

Marfat.com

سُنا ہے بیکسوں کے مہرباں ہو یا رسول اللہ

(از ناطقؔ)

سُنا ہے بیکسوں کے مہرباں ہو یا رسول اللہ
میری اس بیکسی میں تم کہاں ہو یا رسول اللہ

ہمیں ماویٰ و ملجا و وسیلہ گاہ ہو دیگر
کہ تم تو خود حبیب پناہ دو جہاں ہو یا رسول اللہ

نشاں دوں کس نشانی سے پتہ دوں کس پتے سے میں
خدائی بے نشاں کی تم نشاں ہو یا رسول اللہ

میری طاقت ہے کیا امکاں کروں کچھ وصف حضرت کا
صفت سے وصف میں تم لابیاں ہو یا رسول اللہ

نہ بیٹھے جسم پر مکھی نہ قدِ پاک کا سایہ
کہو تو نور ہو تم یا کہ جاں ہو یا رسول اللہ

تجھی سے زندگی اس عالمِ ہستی نے پائی ہے
غرض تم جانِ جسمِ دو جہاں ہو یا رسول اللہ

میری حاجت خدا سے کیوں نہ ہو روا دو عالم میں
کہ تم ہی والئے کون و مکاں ہو یا رسول اللہ

شفاعت عاصیوں کی سونپ دی اللہ نے تم کو
شفیع المذنبیں تم بیگماں ہو یا رسول اللہ

اگرچہ عالمِ باطن میں ہو پر تم عیاں ہی ہو
بھلا ظاہر میں کیوں ہم سے نہاں ہو یا رسول اللہ

نہ سمجھو دور مجھ کو اپنے اقدامِ معلّٰی سے
وہاں موجود ہوں میں تم جہاں ہو یا رسول اللہ

دُعائے دل یہی ہر وقت ہے اور ہر اک دن
تمہارے وصف میں ناطق زباں ہو یا رسول اللہ

وہ مالکِ ملکِ کون و مکاں وہ والئ محشر صلی اللہ

(از منیرؔ)

وہ چہرہ روشن رشکِ قمر وہ رُخ منور صلی اللہ
دنداں مسلسل سلکِ گہر گیسوئے معنبر صلی اللہ

حضرت کی وہ صورت نورانی خوبی میں سراپا لاثانی
وہ چاند سی روشن پیشانی وہ عارضِ انور صلی اللہ

وہ نورِ بصر منظورِ نظر وہ راحتِ جان آرامِ جگر
وہ مہر منور پیکر وہ چاند سا دلبر صلی اللہ

Marfat.com

وہ سیدِ ورا شاہِ شہاں محبوبِ جہاں مطلوبِ زماں — وہ مالکِ ملکِ کون و مکاں وہ والیِ محشر صلِ اللہ
ہیں جتنے فرشتے شام و سحر پڑھتے ہیں درود محمد پر — ہر جن و بشر کو آٹھ پہر جاری ہے زباں پہ صلِ اللہ
وہ چشمۂ فیضِ خداوندی وہ بحرِ پُر آبِ حق ظلِ اِلٰہ — وہ ابرِ بہارِ تشنہ لبی وہ ساقیِ کوثر صلِ اللہ
وہ قوتِ جسم و نورِ بدن وہ راحتِ روح و طاقتِ تن — وہ شاہِ جہاں سلطانِ زمن وہ حاکمِ کشور صلِ اللہ
سب دنیا میں دینِ محمد کی اللہ رے عزت ہے کتنی — ہر سمت ہے جاری حکمِ نبی اور شور ہے گھر گھر صلِ اللہ
رکھ مدِ نظر اس صورت کو کر دل سے دور کدورت کو — خود دیکھ کے جس کی صورت کو پڑھتا ہے مصور صلِ اللہ

جب سر بہ اجل آ پہنچے گی اور جانے کو جانِ حزیں ہوگی
سرور کی زباں سے اس دم بھی نکلے گا برابر صلِ اللہ

ہادیِ کون و مکاں ذاتِ رسولِ عربی

(از سرور)

رہبرِ ہر دو جہاں ذاتِ رسولِ عربی — ہادیِ کون و مکاں ذاتِ رسولِ عربی
سیدِ اہلِ خطا محرمِ اسرارِ خدا — سرورِ دورِ زماں ذاتِ رسولِ عربی
کرتے ہیں چارہ گری سب کی بالطاف دلی — سن کے فریاد و فغاں ذاتِ رسولِ عربی
حشر کے روز جو سب ہوں گے گرفتارِ تعب — کام آئیں گی وہاں ذاتِ رسولِ عربی
عالمِ علمِ خدا واقفِ رازِ مولےٰ — مخبرِ صدق بیاں ذاتِ رسولِ عربی
سب کے آقا ہیں وہی بندوں کے مولیٰ ہیں وہی — پھونکتے ہر جسم میں جان ذاتِ رسولِ عربی
حاکمِ اہلِ نگیں والیِ اقلیمِ زمیں — شاہِ با نام و نشاں ذاتِ رسولِ عربی
بر سرِ چرخِ بریں یا کہ کہیں زیرِ زمیں — ثانی رکھتی ہے کہاں ذاتِ رسولِ عربی

سرورا کون ترا حشر کو ہمدم ہوگا
تجھ کو بخشائیں گے ہاں ذاتِ رسولِ عربی

Marfat.com

عجم پر محمدؐ نے کی حکمرانی

(از سرور)

ہر اک بات خالق کی خلقت نے مانی — سنی جو رسولِ خدا کی زبانی
نبیؐ نے وہ بندوں پہ کی مہربانی — کہ مُردوں کو پھر بخش دی زندگانی
کمر آپ جس کام پر باندھتے تھے — پہنچتی تھی فوراً مدد آسمانی
کیا کرتا ہے سب پہ یہ ابرِ رحمت — ہمیشہ گہر باری و زر فشانی
عنایت برابر ہے سب پر نبیؐ کی — برابر ہے ہر ایک پر مہربانی
تسلط عرب پر محمدؐ نے پایا — عجم پر محمدؐ نے کی حکمرانی
نئے سر سے کفار ہو کر مسلماں — گئے بھول سب اپنی عادت پرانی
بانوارِ عین الیقین مصطفےٰؐ نے — زمانہ کی سب دور کی بدگمانی
نہ چھوڑی انہوں نے دیارِ عرب میں — کہیں بت پرستی کی باقی نشانی
ملی انکی کوشش سے حضرتؐ کے دیں کو — حیاتِ ابد رونقِ جاودانی

وہ لکھ نظمِ نعتِ محمدؐ میں سرور
ہے تیری دنیا میں باقی نشانی

گے بود یارب کہ رو در یثرب و بطحا کنم

(از سرور)

بخت یاور گو کہ عزمِ خانۂ مولیٰ کنم — چوں غبارِ راہ در راہش سر شیدا کنم
پر گہر زآب در دیدہ دامنِ صحرا کنم — گے بود یارب کہ رو در یثرب و بطحا کنم
گہ بمکہ منزل و گہ در مدینہ جا کنم

Marfat.com

بر درِ آں خانہ گریانم ز بختِ خویش راہ — چار سو گردش بگردم مثلِ دورِ چہر و ماہ
دائما بر آستانِ خانہ سایم ناصیہ — بر کنارِ زمزمہ از دل کشم صد زمزمہ
از دو چشمِ خونفشاں آں خانہ را دریا کنم

یا حبیب اللہ بسوئے خود بخواں ایں بندہ را — یا مجیب اللہ اجابت کن برائے حق دعا
یا نبی اللہ بشنو التجائے ایں گدا — یا رسول اللہ بسوئے خویش مارا راہ نما
تا ز فرقِ سر قدم سازم ز دیدہ پا کنم

می تو گر باشم بفردوسِ بریں باشم خجل — گر روم در باغ بیروئے تو گردم مضمحل
می نماید بے رخت در چشم من گل مثلِ گل — آرزوئے جنت الماوائے بمنزل کردم ز دل
جنتم ایں بس کہ بر خاکِ درت ماوا کنم

دل بداغ اشتیاقت چوں چراغ افروز شد — وقتِ شب شد بیخبر دیوانہ اندر روز شد
گاہ در تاب و تپش شد گاہ اندر سوز شد — صد ہزاراں دی ندیں سودا مرا امروز شد
نیست صبرم بعد ازیں کامروز را فردا کنم

گر بیائی سوئے من قربان سر راہت شوم — والہ و مفتونِ حسنِ غیرتِ ماہت شوم
بیدل و بیجان ز عشق روئے دلخواہت شوم — خواہم از سودائے تو پابوسِ درگاہت شوم
پا بپایت سر نہم یا سر درین سودا کنم

پیش خود خوانی اگر خیر البشر یک لحظہ — زندہ گردد سرو آحستہ جگر یک لحظہ
تا بسایہ بر سر پائے تو سر یک لحظہ — مردم از شوق تو معذورم مگر یک لحظہ
جامی آسا نامۂ شوقِ دگر انشا کنم

خدا کے بعد فقط مصطفےٰ کو چاہتے ہیں

(از سرور)

نہ دردمندِ محبت دوا کو چاہتے ہیں — نہ مومیائی و حُبِّ شفا کو چاہتے ہیں
رہائی اپنی نہ بندِ بلا سے چاہتے ہیں — نہ خضر بخت سے آبِ بقا کو چاہتے ہیں

Marfat.com

نہ بادشاہ کو نہ فرمانروا کو چاہتے ہیں
نہ تنگ دست و فقیر و گدا کو چاہتے ہیں
نہ بے نوا کو نہ اہلِ نوا کو چاہتے ہیں
نہ آشنا کو نہ نا آشنا کو چاہتے ہیں
نہ ملک و حشمت نہ تاج والوں کو چاہتے ہیں
نہ کاخ و دولت و بستان سرا کو چاہتے ہیں
خُدا کے چاہنے والے خُدا کو چاہتے ہیں
خُدا کے بعد فقط مصطفےٰ کو چاہتے ہیں
خوشی نبی کی خدا کی رضا کو چاہتے ہیں
خُدا سے الفت خیر الوریٰ کو چاہتے ہیں
شفیع اعظم روزِ جزا کو چاہتے ہیں
سرور سینۂ اہلِ صفاء کو چاہتے ہیں

میانِ سینہ اُسی دلربا کو چاہتے ہیں
بہ پیش دیدہ اُسی پیشوا کو چاہتے ہیں

بادشاہِ ملک و دولت سرورِ رُوئے زمیں

(از سرور)

آپ کی ہے ذات فخرِ اوّلیں و آخریں
بادشاہ ملک و دولت سرورِ رُوئے زمین
والیٔ ملک و ولایت وارثِ تاج و نگیں
شاہِ عالم ناسخ ادیان و ختم المرسلین
رہبرِ ہر دو جہاں ہادیٔ دنیا و دیں
پیشوائے سالکانِ راہ اخلاص و یقین
مسندِ اسلام پر جب آپ تھے مسند نشیں
آپ نے دھو ڈالا ہر دل سے غبارِ بغض و کیں
ساری دُنیا میں نہیں ہے آپ سا کوئی حسیں
خوبروی و دلربائی مہر طلعت مہ جبیں
خانۂ دنیا و دیں میں آپ ہو رکنِ رکیں
آپ سے پاتا ہے زینت ہر مکان و ہر مکین
ابرِ رحمت کی طرح اے رحمۃٌ للعالمین
تم برستے ہو برابر ہر بیسار و ہر بہیں
اس طرف بھی مہر کی کیجے نظر حضرت کہیں
تاکہ ہو خوش دیکھ کر تم کو دلِ اندوہگیں

ہے بہت بیکل بغیر از آپ کے جانِ حزیں
اب جُدائی کی دلِ بیتاب میں طاقت نہیں

Marfat.com

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ مِنِّیْ وَصَلٰوتِیْ یَارَسُوْل

(از نا معلوم)

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ مِنِّیْ وَصَلٰوتِیْ یَارَسُوْل — لَیْسَ لِیْ حُسْنُ الْعَمَلْ کَیْفَ النَّجَاتِیْ یَارَسُوْل
مَا اَقُوْلُ کَیْفَ حَالِیْ حَیْثُ لَا یَخْفٰی عَلَیْكَ — اَنْتَ تَعْلَمُ مَا مَضٰی وَمَا سَیَاتِیْ یَارَسُوْل
اِنَّ فِیْ هِجْرِكَ عَذَابًا فِیْ عَذَابٍ لَّا یُطَاقُ — اِنَّ فِیْ وَصْلِكَ حَیَاتًا فِیْ حَیَاتِیْ یَارَسُوْل
کُنْتَ کَنْزًا مُّخْفِیًا فِیْ کُنْتُ کَنْزًا مَّخْفِیًا — اِخْتِفَاءُ النَّخْلِ فِیْ عَیْنِ النَّوَاتِیْ یَارَسُوْل
اَنْتَ جَوَّادٌ کَرِیْمٌ نَحْنُ قَوْمٌ سَآئِلُوْن — مِنْ نِّصَابِ الْفَضْلِ شَیْئًا فِی الزَّکٰوتِیْ یَارَسُوْل
اِشْتَرِیْ ذَنْبِیْ بِعَفْوِكَ لَیْسَ فِیْهِ الْخِیَارِ — بِعْتُ مِنْكَ فِی الْاَزَلْ بَیْعَ الْبَتَاتِیْ یَارَسُوْل

سَلَّمَ اللّٰهُ عَلٰی رُوْحِكَ وَصَلّٰی دَآئِمًا
کُلُّ سَاعَاتِ النَّهَارِیْ وَالْبَیَاتِیْ یَارَسُوْل

اے حبیبِ خدا مرحبا مرحبا

(از نا معلوم)

اے حبیبِ خدا مرحبا مرحبا — ہو تم ہی مہ لقا مرحبا مرحبا
کیوں نہ شرمائے مہتاب رُخ سے ترے — تُو ہے نورِ خدا مرحبا مرحبا
روئے تاباں ترا دیکھ کر اڑ گیا — کفر کافور ہوا مرحبا مرحبا
ابنِ مریمؑ سے آدمؑ تلک جو ہوئے — تجھ پہ سب ہیں فدا مرحبا مرحبا
کیا ثنا ہو تری پتلۂ خاک سے — حق نے خود کی ثنا مرحبا مرحبا
جب اشارہ کیا تو نے انگشت سے — چاند ٹکڑے ہوا مرحبا مرحبا
کس سے مانگوں تمہارے سوا یا نبیؐ — دردِ دل کی دوا مرحبا مرحبا

Marfat.com

عمدہ کحل الجواہر سے سمجھوں ہوں میں
آپ کی خاکِ پا مرحبا مرحبا

پندرہ سو آدمی تیرے لشکر میں تھے
سب نے پانی پیا مرحبا مرحبا

جلوہ دکھلایئے اپنے بیمار کو
جلد ہووے شفا مرحبا مرحبا

کیوں نہ ہم سب ہوں خوش دل کہ اللہ نے
تیری اُمت کیا مرحبا مرحبا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ

(از نامعلوم)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ

نَدْعُوْ یَا رَبَّ الْاَرْبَابْ
بِبَابِکَ لِلدَّاعِیْنَ مَآبْ

صَلِّ وَسَلِّمْ غَیْرَ حِسَابْ
عَلَی النَّبِیِّ مَعَ الْاَصْحَابْ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ

جِئْنَا بَابَکَ یَا دَیَّانُ
مُرْتَجِیًا مِنْکَ الْاِحْسَانُ

فَالْطُفْ وَارْحَمْ یَا رَحْمٰنُ
یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ

ھَبْ لِیْ رَبِّیْ قُرَّۃَ الْعَیْنِ
وَارْزُقْنِیْ خَیْرَ الدَّارَیْنِ

زَیِّنِّیْ یَا رَبَّ الزَّیْنِ
وَادْفَعْ عَنِّیْ کُلَّ الشَّیْنِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ

Marfat.com

رَبِّیْ وَاَحْسِنْ عُقْبَی الدَّارِ — وَاجْعَلْ حَشْرِیْ بِالْاَبْرَارِ
اَسْکِنَّا تَحْتَ الْاَشْجَارِ — جَنّٰتٍ فِیْهَا الْاَنْهَارِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ

اَشْرَقَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا

(از نامعلوم)

يَا نَبِيْ سَلَامٌ عَلَيْكَ — يَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَيْكَ
يَا حَبِيْب سَلَامٌ عَلَيْكَ — صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ
اَشْرَقَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا — وَاخْتَفَتْ مِنْهُ الْبُدُوْرُ
مِثْلُ حُسْنِكَ مَا رَاَيْنَا — قَطُّ يَا وَجْهَ السُّرُوْرِ
اَنْتَ شَمْسٌ اَنْتَ بَدْرٌ — اَنْتَ نُوْرٌ فَوْقَ نُوْرِ
اَنْتَ اِكْسِيْرٌ وَّغَالِيْ — اَنْتَ مِصْبَاحُ الصُّدُوْرِ
يَا حَبِيْبِيْ يَا مُحَمَّدْ — يَا عَرُوْسَ الْخَافِقَيْنِ
يَا مُؤَيَّدْ يَا مُمَجَّدْ — يَا اِمَامَ الْقِبْلَتَيْنِ
مَنْ يَّرٰى وَجْهَكَ يَسْعَدْ — يَا كَرِيْمَ الْوَالِدَيْنِ
حَوْضُكَ الصَّافِي الْمُبَرَّدْ — وِرْدُنَا يَوْمَ النُّشُوْرِ
مَا رَاَيْنَا الْعِيْسَ حَنَّتْ — بِالسُّرٰى اِلَّا اِلَيْكَ
وَالْغَمَامَةُ لَكَ اَظَلَّتْ — وَالْمَلَا صَلّٰى عَلَيْكَ
وَاَتَاكَ الْعُوْدُ يَبْكِيْ — وَتَذَلَّلْ بَيْنَ يَدَيْكَ
وَاسْتَجَارَتْ يَا حَبِيْبِيْ — عِنْدَكَ لَظْبِيْ النُّفُوْرِ

Marfat.com

عِندَ مَا شَدُّوا الْمَحَامِلَ وَتَنَادَوْا الرَّحِیلَ
جِئْتُهُمْ وَالدَّمْعُ سَائِلْ قُلْتُ قِفْ لِي یَا دَلِیلْ
وَصَلٰوۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَحْمَدْ عِدَّۃَ اَحْرُفِ السُّطُوْرِ
اَحْمَدُ الْهَادِی مُحَمَّدْ
صَاحِبُ الْوَجْهِ النَّوِیْرِ

چہ تدبیر اے مسلمانان کہ من خود را نمے دانم

(از شمس تبریزی)

چہ تدبیر اے مسلمانان کہ من خود را نمی دانم
نہ ترسا و یہودیم نہ گبرم نہ مسلمانم
نہ شرقیم نہ غربیم نہ بحریم نہ بریم
نہ از ملکِ عراقیم نہ از خاکِ خراسانم
نہ از خاکم نہ از آبم نہ از بادم نہ از آتش
نہ از آدم نہ از حوا نہ از فردوسِ رضوانم
مکانم لامکان باشد نشانم بے نشان باشد
نہ تن باشد نہ جان باشد نباشد عشقِ جانانم
ھُوَ الْاَوَّلُ ھُوَ الْاٰخِرُ ھُوَ الظَّاھِرُ ھُوَ الْبَاطِنُ
بجز یا ھُو و یا من ھُو وگر چیزے نمیدانم
الا یا شمسِ تبریزی چرا مستی و مدہوشی
بجز مستی و مدہوشی وگر چیزے نمیدانم

جلوہ وہ نہیں جو رُخِ انور میں نہیں ہے

(از نامعلوم)

جلوہ وہ نہیں جو رُخِ انور میں نہیں ہے
وہ حسن ہی کب ہے جو پیمبر میں نہیں ہے
رحمت ہے شفاعت ہے عدالت ہے رسالت
وہ کونسی شے ہے کہ جو اس گھر میں نہیں ہے
حیرت نہ کرے دیکھ کے کیوں دوئے نبی کو
یہ آئینہ تو دستِ سکندر میں نہیں ہے

Marfat.com

کیوں رشتۂ الفت نہ رہے شاہ کا ثابت | کیا زیست کا ڈورا تنِ لاغر میں نہیں ہے
انگشتِ محمدؐ سے ہوا ماہ دو پارہ | یہ دور کی بُرّش کسی خنجر میں نہیں ہے

مر مر کے نہ کیوں سنگ دلوں کو ملے ایماں
کیا نقشِ قدم آپ کا پتھر میں نہیں ہے

ہے بحرِ کرم بے کنارا تمہارا

(از طپش)

فدا کیوں نہ عالم ہو سارا تمہارا | خدا خود ہے عاشق دِل آرا تمہارا
ہے نورِ خدا جسم سارا تمہارا | نہ کیوں روئے انور ہو پیارا تمہارا
مہ و مہر و انجم ہوئے آشکارا | ہوا نور جب عالم آرا تمہارا
وفاؤ کرم حلم کے زیوروں سے | تنِ پاک حق نے سنوارا تمہارا
گران کوہِ حلم آسمان و زمین سے | ہے بحرِ کرم بے کنارا تمہارا
جو منزل گزینِ قربِ مولیٰ ہوئے تم | ملائک نے محمل اُتارا تمہارا
مقابل ہوا تھا جو رُخ سے تمہارے | ہے شق القمر اک اشارا تمہارا
نبوّت کی دی ہے شجر نے گواہی | ہوا کلمہ گو سنگِ خارا تمہارا
تمہاری ہی خاطر ہے ساری خدائی | نہ کیوں حق کو ہو ناز پیارا تمہارا
تمہاری خوشی بخشوائے گی ہم کو | نہ ہو رنج حق کو گوارا تمہارا
خیابانِ باغِ جناں چاہتا ہے | رواں سرو قد ہو دوبارا تمہارا
تجلّیٔ روئے منوّر دکھاؤ | نہ رہنا نہاں ہے گوارا تمہارا

کرو اب تو دیدار سے زندہ اپنے
کہ ہے ہجر کا طپش مارا تمہارا

Marfat.com

اے ماہِ عرب سیدِ ذیشاں کہاں ہو!

(از سلیمان)

اے ماہ عرب سیدِ ذیشاں کہاں ہو
اے اُمّتِ عاصی کے نگہباں کہاں ہو
لو جلد خبر آکے ذرا میرے مسیحا
جاتا ہے یہ اک آن میں بیجان کہاں ہو
مشتاق تری دید کا ہے خلق دو عالم
اے دل کے نگین دلبر رحماں کہاں ہو
اے فرش نشیں عرش سے تم جاکے پھر آئے
اے عرش خداوند کے مہماں کہاں ہو
تعظیم کھڑے ہو کے بجا لاؤ ادب سے
کہتے تھے یہ جبریلؑ کہ رضواں کہاں ہو
تُم سیر زمین کر گئے جو تخت ہوا پر
یاں سیرِ فلک دیکھو سلیماں کہاں ہو

ڈھونڈھتی پھرتی ہے حسرت میری گھبرائی ہوئی

(از نامعلوم)

گلشنِ طیبہ کی ہے کیا یہ ہوا کھائی ہوئی
پھر رہی ہے جو نسیم صبح اترائی ہوئی
چھپ گئی آنکھوں سے صورت کیا نظر آتی ہوئی
ڈھونڈھتی پھرتی ہے حسرت میری گھبرائی ہوئی
صانع قدرت نے نقشہ کھینچکر تیرا کہا
ختم اے محبوب خالق تجھ پہ یکتائی ہوئی
دل کے آئینہ میں آئی صاف وہ صورت نظر
دردِ دل سے جب کدورت دور خود رائی ہوئی
دے مجھے ساقی کوئی جام مے حب نبیؐ
آسماں پر بھی خوشی کی ہے گھٹا چھائی ہوئی
شیفتہ ہوں میں ازل سے گیسوئے محبوبؐ کا
کیوں نہ ٹلجائے بلا سر سے مرے آئی ہوئی
وقتِ مُردن آگیا جب رُخِ احمدؐ کا خیال
جان تو نکلی مگر بے طرح گھبرائی ہوئی

Marfat.com

ہر ذرہ ہے رُخِ شمس الضحیٰ کے سامنے

(از نامعلوم)

مہ خجل ہے عارضِ بدر الدجیٰ کے سامنے
ہر ذرہ ہے رُخِ شمس الضحیٰ کے سامنے

مغفرت کا میری سامان اے فرشتو ہے یہی
لے چلو تم شافعِ روزِ جزا کے سامنے

حسن سے ہے شرمگیں اور حاجت سے ہے منفعل
بادشاہِ مصر شاہِ دوسرا کے سامنے

میں لگا مڑ مڑ کے تکنے شافعِ عصیاں کی راہ
جب فرشتے لے چلے مجھ کو خدا کے سامنے

جائینگے اے زاہد روزِ قیامت دیکھنا
تم خُدا کے سامنے ہم مصطفےٰ کے سامنے

ایسا زمیں میں ہے نہ کوئی آسماں میں

(از ہنر)

احمد کا مثل کون ہے دونوں جہان میں
ایسا زمین میں ہے نہ کوئی آسمان میں

کافی یہ اک حرف ہے احمد کی شان میں
آیا کلامِ پاک عرب کی زبان میں

بولی زمیں کہ مجھ کو فلک پر ہے اب شرف
آئے جو اُس جہاں سے آپ اس جہان میں

رازِ و نیازِ حق سے تھا پوشیدہ اس قدر
مُنہ سے جو کچھ کہا یہ صدا آئی کان میں

عالم میں انتخاب ہے وہ آفتاب دیں
خورشید جیسے ایک ہے سارے جہان میں

ایک آدھ قول آپ کا قرآں میں ہے شریک
کیا مل گئی زبان خُدا کی زبان میں

اللہ رے صبر فاقے پہ فاقہ کیا قبول
ڈالا نہ ہاتھ نعمتِ دُنیا کے خوان میں

کیا مرتبہ ہے وہ جو فاقہ ہُوا کبھی
جبریلؑ لائے میوۂ فردوس خوان میں

ایسا تو محوِ عشقِ محمدؐ میں ہو ہنر
ڈھونڈھے ملے زمین میں نہ تو آسمان میں

Marfat.com

عبث غرور ہے تھوڑی سی زندگانی پر

(از ہنر)

بھروسہ کر نہ ذرا تو جہانِ فانی پر — عبث غرور نہ ہے تھوڑی سی زندگانی پر
قدم کو راہِ مدینہ میں کچھ نہیں لغزش — خدا نے رحم کیا میری ناتوانی پر
سمندِ شاہ کا مضمون جو بندھ گیا ہم سے — تو اور طبع رواں ہو گئی روانی پر
اگرچہ بدرِ ریاضت سے تھے حضور ضعیف — اُٹھایا بارِ جہاں ایسی ناتوانی پر
دیارِ ہند میں مٹی مری خراب ہوئی — مدینہ تک نہ گئی خاک زندگانی پر
ازل کے روز سے ہے اختیار حضرت کو — حیاتِ دائمی و مرگِ ناگہانی پر
تمہارا چہرۂ رنگین مگر نہیں دیکھا — گلوں کو ناز ہے رخسارِ ارغوانی پر
جو وصفِ گیسوئے احمدؐ میں بندھ گیا مضمون — سیاہ ابر گھرا گلشنِ معانی پر
سُنے جو بلبلِ شیراز وصفِ خطِ رسولؐ — نہ زہر کھائے ابھی میری خوش بیانی پر
رسولؐ پاک کا تھا ایک معجزہ یہ بھی — زمین کی طرح سے چلتے تھے آپ پانی پر
ثباتِ ہستیٔ دنیا کو کیا بقولِ رسولؐ — نہ اعتماد جوانی نہ زندگانی پر
مجھے بھی دوست نبیؐ کے ہیں پیشِ حق لکھے — حبیبِ حق ہے زرد روئے زعفرانی پر
وہ ہونگے بعدِ فنا عندلیبِ روضۂ خلد — جہاں میں جن کی ہے اوقات مدح خوانی پر
ہنر نہیں جو کوئی قدرداں تو کیا غم ہے — نگاہ ہے مجھے مولےٰ کی قدردانی پر

کبھی موسیٰ کبھی عیسیٰؑ کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے

(از نامعلوم)

صنم دیکھا ترا جلوہ کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے — کبھی بندہ کبھی مولیٰ کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے

Marfat.com

کبھی عاشق ہُوا اپنا کبھی معشوق کہلایا — کبھی مجنوں کبھی لیلیٰ کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے
کبھی پروانہ ساں سوزاں کبھی ہے شمع سا گریاں — وہ ہرجائی ہے ہر اک جا کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے
وہ محبوبِ خدا پیارا محمدؐ سرورِ عالم — کبھی موسیٰؑ کبھی عیسیٰؑ کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے
مثالِ نرگسِ حیراں گریباں چاک مثلِ گُل — وہی ہے بلبلِ شیدا کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے
ہُوَالاوّل ہوالآخر ہوالظاہر ہوالباطن — وہی دانا وہی بینا کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے
کبھی عابد کبھی زاہد کبھی وہ بادہ پیما ہے — اُسے ہر رنگ میں دیکھا کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے
کبھی گُل ہے کبھی بلبل کبھی سرو اور کبھی قمری — ظہور اس کا ہے یہ کیا کیا کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے

وہ آپ ہی سنبل و لالہ وہ آپ ہی سروِ قدِ بالا
وہ آپ ہی نرگسِ شہلا کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے

کب مُنہ میں زباں اپنی شایانِ محمدؐ ہے

(از نذیر)

ہر دیدۂ مشتاق یہ ایوانِ محمدؐ ہے — کیا شانِ محمدؐ ہے کیا شانِ محمدؐ ہے
تم خاک تھے کیوں تم کو کرتے تھے ملک سجدہ — اے حضرتِ آدمؑ یہ احسانِ محمدؐ ہے
چلاتے ہیں اک ہم ہی اُس ابرو کمان پر کیا — خود گوشۂ دو عالم بھی قربانِ محمدؐ ہے
ہے عکس فگن سب پہ خورشید رخ والا — جو آئینہ دل ہے ایوانِ محمدؐ ہے
کیا چیز ہیں جو ہم بھی مشتاق ہوں حضرت کے — خود خالق و باری کو ارمانِ محمدؐ ہے
مسجودِ دو عالم کر کہیئے تو نہیں شایان — کب مُنہ میں زباں اپنی شایانِ محمدؐ ہے
کچھ غم نہیں محشر کا گر ہم کو نہ حق بخشے — ہے ہاتھ ہمارا یہ دامانِ محمدؐ ہے
ہر اہلِ صفا میں یہ توحید کے ہیں معنی — خواہانِ خدا ہے جو خواہانِ محمدؐ ہے
سمجھو تو وزیر ہم کو آنکھیں ہی نہیں ورنہ — ہر شان ہیں گر دیکھو تو شانِ محمدؐ ہے

Marfat.com

حشر کے دن رتبہ والائے سرور دیکھنا

(از امیر)

حشر کے دن رتبہ والائے سرور دیکھنا | زیرپا اورنگ شاہی چتر سر پر دیکھنا
زیرِ منبر انبیاؑ و اولیاؑ و اتقیاء | جلوہ فرما ہونگے وہ بالائے منبر دیکھنا
وُہ علم جس کا پھریرا عرش پر سایہ فگن | مجتمع زیرِ علم لشکر کے لشکر دیکھنا
اُمّتی جتنے ہیں سب کو بخشوائیں گے نبیؐ | ملتجی ہونگے اُنھیں سے سب پیمبرؑ دیکھنا
جلوہ گہ ہوگی کسی جانب کو جنّت کی بہار | موجزن ہوگا کسی جانب کو کوثر دیکھنا
کُنجیاں بھیجیگا اُن کو نار و جنّت کی خُدا | انتہا کا التفاتِ ربِّ اکبر دیکھنا
جب صفِ فوجِ ملائک کیطرف دیکھینگے آپ | دستِ تسلیم اُن کے اُٹھیں گے برابر دیکھنا
بہرِ زیبِ آئینہ برقِ تجلّی رہ برہ | دستِ قدرت شانۂ زلفِ معنبر دیکھنا
لب کھلیں گے جس گھڑی بہرِ شفاعت آپکے | ساتھ ہی ہونگے کشادہ خُلد کے در دیکھنا
نامۂ اعمالِ اُمّت سادہ ہوجائینگے سب | ابرِ رحمت روزِ محشر ہوگا سر پر دیکھنا
آپکی مرضی سے ہوگا سارے عالم کا حساب | آپکے قبضہ میں ہوگا سارا دفتر دیکھنا
دشمنوں کی ہے خرابی دوستوں کی ہے نجات | خاتمہ اس پر شرف اللہ اکبر دیکھنا

خدمتِ والا میں حاضر ہوگا جب اُس دن امیر
چشمِ رحمت سے اسے اے کل کے داور دیکھنا

ملے وُہ خاک کہ جس میں ہو کیمیا کا اثر

(از امیر)

الٰہی آئے نظر نالۂ رسا کا اثر | دکھائے مجھ کو مدینہ مری دعا کا اثر

Marfat.com

ہو اس ضعیفی میں پشت و پناہ وہ دیوار
کہ جس کے سایہ میں ہے سایۂ ہما کا اثر

رہے نہ غش یہ مسِ قلب ہو طلا میرا
ملے وہ خاک کہ جس میں ہو کیمیا کا اثر

نصیب ہو جو زیارت تو سب گناہ ہوں عفو
مرض یقین ہے کہ زائل کرے دوا کا اثر

کریں گے یا کبھی مجھ ضعیف کو حضرتؐ
ضرور کاہ کو کھینچے گا کہربا کا اثر

صفاتِ خالقِ باری تھیں یوں محمدؐ میں
خبر میں جیسے کہ ہوتا ہے مبتدا کا اثر

نہ دے صبا کو جو تعلیم خُلق حضرتؐ کا
کرے نہ باغ میں غنچے کو گل صبا کا اثر

تمہارا آب دہن اُس کا آبیار رہا
اسی سے چشمۂ حیواں میں ہے بقا کا اثر

کبھی جو مائلِ زینت ہو آپ کا دشمن
یقین ہے سر کرے دست میں پا حنا کا اثر

ثنائے شاہ جو کی مجھ سے اہلِ مکّہ ہیں شاد
زمینِ ہند میں مکّے کی ہے ثنا کا اثر

نصیب دولتِ دیں کیوں نہ ہو کہ ہے اکسیر
امیر صحبتِ اصحاب باصفا کا اثر

برسا جو اُن پر آپ کا ابرِ بہارِ فیض

(از امیر)

آقا اِدھر بھی آئے نسیمِ بہارِ فیض
مدّت سے یہ غلام ہے اُمیدوارِ فیض

اعضا تمام دیدۂ مشتاق بن گئے
نرگس کی طرح ہوں ہمہ تن انتظارِ فیض

باقی رہے نہ گلشنِ جنّت کی تازگی
جاری اگر نہ آپ کی ہو آبشارِ فیض

صالح فدائے زہد ہیں یوسفؑ فدائے حُسن
عیسےٰؑ نثارِ خلق ہیں موسےٰؑ نثارِ فیض

حاصل جہان میں ہے ثمرِ زندگی اُسے
ہے جس کے سر پہ سایہ فگن شاخسارِ فیض

رُخ آپ کا ہے لالۂ گلزارِ معرفت
قدِ آپ کا ہے سروِ لبِ جوئبارِ فیض

جو کچھ ملا کسی کو وہ ہاتھوں سے آپ کے
رکھا خدا نے آپ پہ دار و مدارِ فیض

Marfat.com

یوسفؑ کو دی اماں چہِ کنعاں میں ڈال کر — دِل کو عنایت درسِن استوارِ فیض
اک دم میں سرد ہوگئی آتش خلیلؑ پر — برسا جو اُن پر آپ کا ابرِ بہارِ فیض

بہرِ خُدا! نگاہِ عنایت ادھر بھی ہو
ہے آپ سے امیرؔ بھی اُمیدوارِ فیض

پَر لگادے ہمیں اے شوق کہ اُڑ کر پہنچیں

(از امیر)

جلد منظور ہے تا روضۂ انور پہنچیں — پَر لگادے ہمیں اے شوق کہ اُڑ کر پہنچیں
ناتواں ہم ہیں مدینہ ہے بہت ہی دُور — دیکھئے منزلِ مقصود پہ کیونکر پہنچیں
قبر میں سخت فرشتوں نے ستایا ہے مجھے — آرزو ہے کہ مدد کے لئے یاور پہنچیں
گر نہ ہو آپ کو دربارِ خُدا سے فرصت — حکم کر دیجئے حیدرؓ کو کہ حیدرؓ پہنچیں
راہِ یثرب کی مسافر جو ذرا بھی بھولیں — خضرؑ و الیاسؑ یقیں ہے کہ برابر پہنچیں
رہروانِ رہِ حضرت کو اگر پیاس لگے — حوریں جنت سے لئے ساغرِ کوثر پہنچیں
تھا یہ اللہ کو منظور کہ معراج کی شب — خلوتِ خاص میں تنہا شہِ صفدر پہنچیں

قبر ہی خوب ہے اس منزلِ ہستی سے امیرؔ
ٹھوکریں کھاتے ہیں غربت میں کہیں گھر پہنچیں

لے چل اے جذبۂ دل جلد مدینے مجھ کو

(از امیر)

اب کہاں چین خبر دی ہے جی نے مجھ کو — کہ مدینے میں بُلایا ہے نبیؐ نے مجھ کو
عاشقِ چہرۂ حضرتؐ تھا گیا بے کھٹکے — درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو

Marfat.com

بحرِ آفت میں نبیؐ اور علیؓ ہیں حامی ‏ پار اُترنے کے لئے ہیں یہ سفینے مجھ کو
عشق کر ختم رسلؐ سے کہ خدا راضی ہو ‏ کی یہ تعلیم اویس قرنی نے مجھ کو
آتشِ عشق میں جلتا ہوں میں شب بھر دمِ صبح ‏ شمع ساں موت کے آتے ہیں پسینے مجھ کو
پر نکل آئیں جو طائر کی طرح دُور نہیں ‏ ہمہ تن شوق بنایا ہے خوشی نے مجھ کو
شوقِ محبوبِ الٰہی میں نہیں صبر کی تاب ‏ لے چل اے جذبۂ دل جلد مدینے مجھ کو
ہے یقیں راہ میں مل جائینگے جبرئیل امین ‏ سب بتا دینگے زیارت کے قرینے مجھ کو
اب نہ ٹھہروں جو کرے میری خوشامد بھی وطن ‏ کہ پکارا ہے غریب الوطنی نے مجھ کو
مومن و زائر و حاجی ہوں دیئے تین شرف ‏ مکی و ہاشمی و مطلبی نے مجھ کو

رات دن ہند میں رہتا ہے یہی دھیان امیر
اب کیا یاد رسولِ عربی نے مجھ کو

کھونگا حشر میں یہ تھام کر حضرتؐ کے دامن کو

(از امیر)

کھونگا حشر میں یہ تھام کر حضرت کے دامن کو ‏ الٰہی سیلِ رحمت سے بہا عصیاں کے خرمن کو
غبارِ کوچۂ مولا کا سُرمہ ہے عجب سُرمہ ‏ کیا ہے جس نے روشن تر دیدۂ خورشید روشن کو
جو دیکھیں حلقۂ گیسو کہیں آزاد حسرت سے ‏ الٰہی قید ہوں اس میں ملے یہ طوق گردن کو
یہ شوقِ دید مرقد ہے کہ جب در بند ہوتا ہے ‏ فرشتے جھانکتے پھرتے ہیں دیوار نکے روزن کو
اجازت طائر سدرہ کو ہو تو نخلِ یثرب پر ‏ بنائے آشیانہ چھوڑ کر اپنے نشیمن کو
تمنا ہے نہ نکلوں مر کے بھی میں شہر یثرب سے ‏ زمیں تھوڑی سی مل جائے یہیں بانشاہ مدفن کو
تمہارا بوسہ دریوں دل کو نیک کرتا ہے ‏ بنا دیتا ہے سونا سنگِ پارس جیسے آہن کو
کرے دل کھول کر مدحِ صفِ باغِ روضۂ حضرت ‏ خدا نے اسلئے دیں دس زبانیں نخل سوسن کو

Marfat.com

لباسِ شاہ کے سینے کی ہو خیاط کو جرأت | جو رشتہ مانگ لے ادریس سے عیسیٰ سے سوزن کو
جناں سے روضۂ شہ تک جو حوریں آ نہیں سکتیں | بحسرت دیکھتی رہتی ہیں دیواروں کے روزن کو
ابھی تو اڑ کے آتے کوچۂ مولا میں گلشن سے | جو ملتے بلبلوں کی طرح پر گلہائے گلشن کو
براق اُڑتا ہوا قطعِ رہِ معراج کرتا تھا | ملے جب شہسوار ایسا خوشی ہو کیوں نہ توسن کو

امیر آئے جو دل اُس شاہ کا عاشق نوازی پر
بچھائے سروِ پائے فاختہ پر اپنی گردن کو

چادرِ مرقد کسی شب چادرِ مہتاب ہو

(از امیر)

اشتیاقِ سجدہ میں تا چند دل بیتاب ہو | سر مرا ہو اور اُس دروازے کی محراب ہو
مدتوں سے آرزو رکھتا ہے دل میں یہ فلک | چادرِ مرقد کسی شب چادرِ مہتاب ہو
جسمِ حضرت کی صباحت کا کروں تم سے میں ذکر | گلیاں کرنے کو پہلے موتیوں کی آب ہو
حفظ حضرت کا بچائے جس کو کیا اُس کو ضرر | برق عاطف مزرعِ دہقان پہ گر کر آب ہو
آبیاری جس چمن کی لطف حضرت کا کرے | کیوں نہ ہر کانٹا رگِ گل کی طرح شاداب ہو
شعلۂ نارِ غضب ایسا کہ جس شب ہو بلند | آسمان پر خاک جل کر خرمنِ مہتاب ہو
مہر مولا ہے یہ دل میں ہوں عمر اُس کوچہ میں خاک | اُڑ کے ہر ذرہ ہوا میں مہرِ عالمتاب ہو
دِل جلانا عشقِ مولا میں ہے دولت کا سبب | صاحبِ اکسیر ہو کشتہ جو یہ سیماب ہو

ہو روانہ ہند سے جس دن میں یثرب کو امیر
جو مجاورِ شہ کے روضے کا ہو اُس کو خواب ہو

Marfat.com

اُٹھ گیا دستِ کرم دستِ طلب سے آگے

(از امیر)

ہے نبی کونسا اُس شاہِ عرب سے آگے
پیش امام آپ ہی اس صف میں ہیں سب سے آگے

کیا ہُوا آئے رسولوں میں جو سب سے پیچھے
نُور تو خلق ہُوا آپ کا سب سے آگے

دُوریٔ منزلِ حضرت نہیں سدِّ رہِ شوق
دو قدم کہتے ہے جو ہو چلیں وہ حلب سے آگے

کیا سخاوت تھی کہ جب صورتِ سائل دیکھی
اُٹھ گیا دستِ کرم دستِ طلب سے آگے

انبیاء کا ہے مرا ساتھ رہِ یثرب میں
کیا کروں بڑھ نہیں سکتا ہوں ادب سے آگے

شوق کہتا ہے ہر اک گام جو ہونا ہو سو ہو
ہو لو واں جلد پہنچ جا کہیں سب سے آگے

کب کسی شوق نے کی راہِ مدینہ میں امیر
زائرو ں میں رہے ہم رحمتِ رب سے آگے

کچھ سُوجھتا نہیں ہے محبّت کے سامنے

(از امیر)

آتے تھے یوں ملائکہ حضرت کے سامنے
جیسے فقیر صاحبِ دولت کے سامنے

قطرہ ہے بحر آپ کی ہمّت کے سامنے
ذرّہ ہے مہر مہرِ مروّت کے سامنے

کیا مرتبہ ہے مہرِ سلیمانؑ سے ہے خطِ رہ
ختمِ رسل کی مُہرِ نبوّت کے سامنے

جتنے جری تھے خندق و بدر و حنین کے
سب مُردہ دل تھے آپکی جرأت کے سامنے

جُھکتے تھے دل کہ نعرۂ قرنا تھا نفخِ صُور
رہتے تھے کافروں کو قیامت کے سامنے

چلّا کے بولنے کا وہاں حکم حق نہیں
کاٹوں زباں کُھلی ہو جو حضرت کے سامنے

چاہے جسے وہ دولتِ کونین بخش دے
یہ بات کیا ہے اُس کی سخاوت کے سامنے

Marfat.com

ہو سامنا اجل کا تو یثرب میں یا خدا
مرقد بنے تو شاہ کی تربت کے سامنے

عاشق نبیؐ کا ہوں گلِ شبنم ہیں اشک زاغ
کوثر کے روبرو نہ کہوں جنت کے سامنے

ممکن نہیں رکوں میں مدینے کی راہ میں
ہر چند سیکڑوں ہوں قیامت کے سامنے

اندھا کیا ہے شوق نے دریا ہو یا کنواں
کچھ سوجھتا نہیں ہے محبت کے سامنے

مشکل نہیں ہے تشنگیٔ باراں تر امیر
اُس آفتاب مہر و مروت کے سامنے

توحید ہے خدا کی نبوت رسولؐ کی

(از امیر)

بیت خدا شرف ہیں ہے تربت رسولؐ کی
کچھ کم نہیں ہے حج سے زیارت رسولؐ کی

منکر ہے جو نبیؐ کا وہ منکر خدا کا ہے
توحید ہے خدا کی نبوت رسولؐ کی

انکے کرم سے داخلِ اسلام ہم ہوئے
دولت ملی یہ ہم کو بدولت رسولؐ کی

ہوتا نہ کوئی عرصۂ محشر میں رستگار
ہوتی جو درمیاں نہ شفاعت رسولؐ کی

پڑھتے ہیں پانچ وقت نمازیں جو اہل دیں
بجتی ہے پانچ وقت یہ نوبت رسولؐ کی

ظاہر ہے بعد شاہ کے کوئی نبیؐ نہیں
جاری ہے تا بحشر شریعت رسولؐ کی

پنہاں نہیں ہے مرتبہ قرآن و آل کا
وہ حجتِ خدا ہے یہ حجت رسولؐ کی

خائن ہے جو نجات کہاں اُس کی روزِ حشر
اُمت کے ہے سپرد امانت رسولؐ کی

آتے تھے سامنے تو لرزتے تھے دست و پا
غالب تھی کافروں پہ ہیبت رسولؐ کی

تنہا تھے آپ سارا زمانہ پھرا ہوا
جرأت تھی واہ کیا دمِ بعثت رسولؐ کی

توفیق راہبر ہوئی اُس خضر کی طرح
کی اختیار جس نے رفاقت رسولؐ کی

چندے میں قبضہ غرب سے تا شرق کر لیا
تھی کہکشاں کہ تیغ شجاعت رسولؐ کی

Marfat.com

ایمان لاتے جاتے ہیں اب بھی ہزار ہا — تقسیم ہوتی رہتی ہے دولت رسولؐ کی
اس سے سوا ہے کونسی دولت جہاں میں — یارب نصیب سب کو زیارت رسولؐ کی

مفتاح باب خلد جسے کہتے ہیں امیرؔ
الفت رسولؐ کی ہے وہ الفت رسولؐ کی

وہ ناخدا ہے تو کشتی تباہ کیا ہوگی

(از امیرؔ)

لحد میں ہم کو سزائے گناہ کیا ہوگی — وہ ناخدا ہے تو کشتی تباہ کیا ہوگی
کھلی جو آنکھ ہماری وہ سرو قد دیکھا — بلند اس سے زیادہ نگاہ کیا ہوگی
پہنچ ہی جائینگے یثرب میں ہیں جو تیز قدم — ہوا کو سختی رہ سنگ راہ کیا ہوگی
مقابل آپ کے یوسفؑ کو کون پوچھے گا — کنار بحر رواں قدر چاہ کیا ہوگی
رہے گا خلق میں جاری اگر نہ آپ کا فیض — شکستہ حال ہے خلقت رفاہ کیا ہوگی
نہ کی جو تیز روی ہم نے راہ یثرب میں — ہمارے پاؤں کی پھر دستگاہ کیا ہوگی
ہوا نہ فائز دیدار گر یہ پیر فلک — تو پھر یہ عینک خورشید و ماہ کیا ہوگی
سپر نہ حشر میں جن کی ہوئی حفاظت شاہ — انہیں جحیم سے حاصل پناہ کیا ہوگی
جو لڑے ہیں غم شہ میں وہ ہیں گناہوں سے پاک — برس چکی ہے جو بدلی سیاہ کیا ہوگی
شفاعت انکی ہے جو قابل شفاعت ہیں — جو سر ہی تن پہ نہ ہوگا کلاہ کیا ہوگی
بغیر شوق زیارت نصیب ہوتی ہے کب — عطش نہ ہوگی تو پانی کی چاہ کیا ہوگی
کبھی نہ حشر میں سرسبز ہونگے زاہد خشک — زمین کفتہ سے پیدا گیاہ کیا ہوگی

امیرؔ چستی مضمون سے ہے امید ثواب
کہے جو سست غزل واہ واہ کیا ہوگی

Marfat.com

کہیں بندہ بھی نہ اللہ کا بندہ ہو جائے

(از محسن)

رو برو جس کے تو آئے اُسے سکتا ہو جائے
نقش دیوار ترا آئینہ خانہ ہو جائے

اے بتو مجھ سے نہ بگڑو جو خدا بنتے ہو
کہیں بندہ بھی نہ اللہ کا بندہ ہو جائے

کون نظروں میں سمایا کہ مرا مردم چشم
سب حسینوں سے یہ کہتا ہے کہ پردہ ہو جائے

خواب میں مجھ کو ملی دولتِ بیدار وصال
آج اکسیر آہی میرا سونا ہو جائے

نہ کہو مجھ سے وہ آتے ہیں عبادت کیلئے
دل بیمار نہ اس دھوکے میں اچھا ہو جائے

رات ابھی دوڑتی آئے جو کرو وعدۂ وصل
کہئے تو چار گھڑی دن سے اندھیرا ہو جائے

ہے لامکاں میں دھوپ اسی آفتاب کی

(از محسن)

مصحف کا ایک صفحہ جبیں ہے جناب کی
تقریظ حق نے لکھی ہے اپنی کتاب کی

یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ عَلٰی وَجْهِكَ السَّلَام
سُرخی کتابِ دیں میں ہے ہر ایک باب کی

چلنے لگی ہوائے شفاعت جو تیز تیز
آتش نہ کیوں کہے مری مٹی خراب کی

ارواحِ انبیاء کو وہ نسبت ہے تیرے ساتھ
جو نسبت آفتاب سے ہے ماہتاب کی

وہ آنکھ پھوٹے جس کو دکھائی نہ دے خدا
جب یاد آئے سرورِ عالی جناب کی

جس میں نہ ہو محبتِ محبوبِ حق کا گھر
مٹی خراب اُس کی دلِ خانہ خراب کی

پہنچے فلک پہ تیرے قدم کے مٹے ہوئے
ذروں کو لے اڑی ہے ہوا آفتاب کی

بالائے ہفت چرخ ہے محبوبِ حق کا نور
ہے لامکاں میں دھوپ اسی آفتاب کی

Marfat.com

تا حشر تیری مدح سے ہو میری آبرو — اشراق اسی وضو سے ہو روزِ حساب کی
مقصودِ آفرینش محبوب کبریا — کیا بات ہے جنابِ رسالتمآب کی
پہلے پڑھا سوالِ نکیریں سے درود — کیا بات ہے مرے دلِ خانہ خراب کی
یارب ہو خاتمہ مرا حضرت کے نام پر — بس یہ اخیر فصل ہے میری کتاب کی

محسن کی یہ التجا ہے فنا فی الرسول ہو
لے بحرِ فیض سے نہ ابھرا اپنے حباب کی

یاد بھی اب دل میں آتی ہے تو شرمائی ہوئی

(از محسن)

کیا خزاں ہے گلشنِ امید پر چھائی ہوئی — نرگسِ چشمِ تصور تک ہے کملائی ہوئی
ہوں وہ افسردہ کسی بیرہن کے ہجر میں — میرے دامن تک کی کلیاں بھی ہیں مرجھائی ہوئی
یا کے کیفِ خماری نے کیا مستوں کو چور — ساغرِ مے وہ جا ہے خم ہیں انگڑائی ہوئی
سادگی کی قدر کچھ عہدِ جوانی نے نہ کی — جو امنگ آئی طرفدارِ خود آرائی ہوئی
رفتہ رفتہ یہ پڑھا ہے اس کو عاشق سے حجاب — یاد بھی اب دل میں آتی ہے تو شرمائی ہوئی
جان کر کشتہ مجھے اس شرمگیں کی شرم کا — تیغ بھی چلتی ہے گردن پر تو شرمائی ہوئی

اس غزل کہنے میں ہے تعمیلِ ارشادِ امیر
بعد مدت آج محسن خامہ فرسائی ہوئی

کشادہ دستِ کرم جب وہ بے نیاز کرے

(از سر اقبال)

کشادہ دستِ کرم جب وہ بے نیاز کرے — نیاز مند نہ کیوں عاجزی پہ ناز کرے

Marfat.com

بٹھا کے عرش پہ لکھّا ہے تو نے اے واعظ! / خدا وہ کیا ہے جو بندوں سے احتراز کرے
مری نگاہ میں وہ رند ہی نہیں ساقی / جو ہوشیاری و مستی میں امتیاز کرے
مدام گوش بہ دل رہ یہ ساز ہے ایسا / جو ہو شکستہ تو پیدا نوائے راز کرے
کوئی یہ پوچھے کہ واعظ کا کیا بگڑتا ہے / جو بے عمل پہ بھی رحمت وہ بے نیاز کرے
سخن میں سوز الٰہی کہاں سے آتا ہے / یہ وہ چیز ہے کہ پتھر کو بھی گداز کرے
تمیز لالہ و گل سے ہے نالۂ بلبل / جہاں میں وا نہ کوئی چشمِ امتیاز کرے
غرورِ زہد نے سکھلا دیا ہے واعظ کو / کہ بندگانِ خدا پر زباں دراز کرے

ہوا ہو ایسی کہ ہندوستان سے اے اقبال
اڑا کے مجھ کو غبارِ رہِ حجاز کرے

چمک تیری عیاں بجلی میں آتش میں شرارے میں

(از سر اقبال)

چمک تیری عیاں بجلی میں، آتش میں، شرارے میں / جھلک تیری ہویدا چاند میں، سورج میں، تارے میں
بلندی آسمانوں میں، زمینوں میں تری پستی / روانی بحر میں، افتادگی تیری کنارے میں
شریعت کیوں گریباں گیر ہو ذوقِ تکلّم کی / چھپا جاتا ہوں اپنے دل کا مطلب استعارے میں
جو ہے بیدار انساں میں وہ گہری نیند سوتا ہے / شجر میں، پھول میں، حیواں میں، پتھر میں، ستارے میں
مجھے پھونکا ہے سوزِ قطرۂ اشکِ محبّت نے / غضب کی آگ تھی پانی کے چھوٹے سے شرارے میں
نہیں جنسِ ثوابِ آخرت کی آرزو مجھ کو / وہ سوداگر ہوں میں نے نفع دیکھا ہے خسارے میں
سکوں ناآشنا رہنا اسے سامانِ ہستی ہے / تڑپ کس دل کی یا رب چھپ کے آ بیٹھی ہے پارے میں

صدائے لن ترانی سن کے اے اقبال میں چپ ہوں
تقاضوں کی کہاں طاقت ہے مجھ فرقت کے مارے میں

Marfat.com

کبھی اے حقیقتِ منتظر! نظر آ لباسِ مجاز میں

(از سر اقبال)

کبھی اے حقیقتِ منتظر! نظر آ لباسِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں

طرب آشنائے خروش ہو، تو نوا ہے محرمِ گوش ہو
وُہ سرود کیا کہ چھپا ہُوا ہو سکوتِ پردۂ ساز میں

تو بچا بچا کے نہ رکھ اسے، ترا آئینہ ہے وُہ آئینہ
کہ شکستہ ہو تو عزیز تر ہے، نگاہ آئینہ ساز میں

دمِ طوف کرمکِ شمع نے یہ کہا کہ وُہ اثرِ کہن
نہ تری حکایتِ سوز میں، نہ مری حدیثِ گداز میں

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی، جو اماں ملی تو کہاں ملی
مرے جرمِ خانہ خراب کو ترے عفوِ بندہ نواز میں

نہ وُہ عشق میں رہیں گرمیاں، نہ وُہ حُسن میں رہیں شوخیاں
نہ وُہ غزنوی میں تڑپ رہی نہ وُہ خم ہے زلفِ ایاز میں

جو میں سر بسجدہ ہُوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا
ترا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

مجھے فکرِ جہاں کیوں ہو، جہاں تیرا ہے یا میرا؟

(از سر اقبال)

اگر کج رو ہیں انجم آسماں تیرا ہے یا میرا؟
مجھے فکرِ جہاں کیوں ہو جہاں تیرا ہے یا میرا؟

Marfat.com

اگر ہنگامہ ہائے شوق سے ہے لامکاں خالی؟ — خطا کس کی ہے یارب لامکاں تیرا ہے یا میرا؟
اُسے صبحِ ازل انکار کی جرأت ہوئی کیونکر؟ — مجھے معلوم کیا! وہ رازداں تیرا ہے یا میرا؟
محمدؐ بھی ترا جبریلؑ بھی قرآن بھی تیرا — مگر یہ حرفِ شیریں ترجماں تیرا ہے یا میرا؟
اسی کوکب کی تابانی سے ہے تیرا جہاں روشن
زوالِ آدمِ خاکی زیاں تیرا ہے یا میرا؟

اس زمانہ میں کوئی حیدرِؓ کرّار بھی ہے

(از سر اقبال)

مکتبوں میں کہیں رعنائی افکار بھی ہے؟ — خانقاہوں میں کہیں لذّتِ اسرار بھی ہے؟
منزلِ راہرواں دور بھی دشوار بھی ہے؟ — کوئی اس قافلہ میں قافلہ سالار بھی ہے؟
بڑھ کے خیبر سے ہے یہ معرکۂ دین و وطن — اس زمانہ میں کوئی حیدرِؓ کرّار بھی ہے؟
علم کی حد سے پرے بندۂ مومن کے لئے — لذّتِ شوق بھی ہے نعمتِ دیدار بھی ہے؟
پیرِ مے خانہ یہ کہتا ہے کہ ایوانِ فرنگ
سست بنیاد بھی ہے آئینہ دیوار بھی ہے

اُمّت کی شفاعت کا ساماں نرالا ہے

(از بیدم وارثی)

محشر میں محمدؐ کا عنواں نرالا ہے — اُمّت کی شفاعت کا ساماں نرالا ہے
خوبی و شمائل میں ہر آن نرالا ہے — انسان ہے وہ لیکن انساں نرالا ہے
تزئینِ شبِ اسریٰ دیکھی تو ملک بولے — کیا آج خدا کے گھر مہماں نرالا ہے
اقلیمِ محبت کی دنیا ہی نرالی ہے — دربار انوکھا ہے سلطاں نرالا ہے

Marfat.com

مستوں کے سوا تجھ کو سمجھا نہ کوئی سمجھے — اے پیرِ مغاں تیرا عرفاں نرالا ہے
وہ مصحفِ رُخ دل میں آنکھوں میں تصوّر ہے — اب یہی تلاوت ہے قرآں نرالا ہے
پھولوں میں جھلکتا ہے بلبل میں چہکتا ہے — جلوہ تیری صورت کا ہر آن نرالا ہے
اُس مصحفِ عارض کو قرآن سمجھتے ہیں — ان اہلِ محبت کا ایماں نرالا ہے
کعبہ ہو کہ بتخانہ مکتب ہو کہ میخانہ — ہر جا پہ ترا جلوہ اے جاں نرالا ہے

مضمون اچھوتے ہیں مفہوم انوکھے ہیں
دیوانوں میں بیدم کا دیوان نرالا ہے

عالم ہے ترا شیدا دُنیا تری دیوانی

(از بیدم وارثی)

پھر دل میں مرے آئی یاد شہ جیلانی — پھرنے لگی آنکھوں میں وہ صورتِ نورانی
مقصود مریداں ہو اے مرشدِ لاثانی — تم قبلۂ دینی ہو تم کعبۂ ایمانی
حسنین کے صدقے میں اب میری خبر لیجے — مدت سے ہوں اے مولا میں وقفِ پریشانی
اب دستِ کرم ہی کچھ کھولے تو گرہ کھولے — آسانی ہیں مشکل ہے مشکل میں ہے آسانی
شاہوں سے بھی اچھا ہوں کیا جانئے کیا کیا ہوں — ہاتھ آئی ہے قسمت سے در کی ترے دربانی
سوتے ہیں پڑے سکھ سے آزاد ہیں ہر دکھ سے — بندوں کو ترے مولا غم ہے نہ پریشانی
بیدم ہی نہیں اے جان تنہا ترا سودائی — عالم ہے ترا شیدا دُنیا تری دیوانی

اے رُوحِ محمد!

(از سر اقبال)

شیرازہ ہوا ملّتِ مرحوم کا ابتر! — اب تو ہی بتا تیرا مسلمان کدھر جائے

Marfat.com

وُہ لذّتِ آشوب نہیں بحرِ عرب میں
پوشیدہ جو ہے مجھ میں وُہ طوفان کدھر جائے!
ہر چند ہے بے قافلہ و مرحلہ و زاد
اس کوہ و بیاباں سے حدی خواں کدھر جائے
اس راز کو اب فاش کر اے رُوحِ محمدؐ!
آیاتِ الٰہی کا نگہباں کدھر جائے!

تمہی باتیں ہوں تیرا ذکر ہو، تیرا افسانہ ہو

(از بیدم وارثی)

حقیقت میں ہو سجدہ جبہہ سائی کا بہانہ ہو
الٰہی میرا سر ہو اور اُن کا آستانہ ہو
تمنا ہے کہ میری رُوح جب تن سے روانہ ہو
دم آنکھوں میں ہو اور پیشِ نظر وُہ آستانہ ہو
زباں جب تک ہے اور جب تک زباں میں تابِ گویائی
تمہی باتیں ہوں تیرا ذکر ہو، تیرا افسانہ ہو
مری آنکھیں بنیں آئینہ حسنِ رُوئے صابر کا
دلِ صد پاک اُن کی عنبریں زلفوں کا شانہ ہو
بلا اُس کی ڈرے پھر گرمیٔ خورشید محشر سے
ترے لطف و کرم سے جس کے سر پر شامیانہ ہو
اُنہیں تو مشقِ تیرِ ناز کی دُھن ہے وُہ کیا جانیں
کسی کی جان جائے یا کسی دل کا نشانہ ہو
نہ پوچھ اُس عندلیبِ سوختہ ساماں کی حالت کو
قفس کے سامنے برباد جس کا آشیانہ ہو
سرِ بیدم ازل کے دن سے ہے وقفِ جبیں سائی
کسی کا نقشِ پا ہو اور کوئی آستانہ ہو

چھٹتا ہے مرے ہاتھ سے دامانِ تمنّا

(از بیدم وارثی)

تمہید تمنّا ہے نہ عنوانِ تمنّا
ناکامی ہے اک مطلعِ دیوانِ تمنّا
اک دل تھا سو ہم کر چکے قربانِ تمنّا
اب بے سر و سامانی ہے سامانِ تمنّا

Marfat.com

ہاں ہاں یہی دل تھا کبھی ایوانِ تمنّا
اب دیکھ لے ہے ہو جیسے زندانِ تمنّا

کیا جانے کوئی وسعتِ میدانِ تمنّا
عالم بھی ہے اک گوشۂ دامانِ تمنّا

اللہ مرے شوق کو رکھّے مرے دل میں
دے دیکھے یہی ایک تو ہے جانِ تمنّا

پنہاں درِ یکتا کی طرح تھی یہ صدف میں
نکلی مرے دل سے تو بڑھی شانِ تمنّا

یارب دلِ مشتاق کا ٹوٹے نہ سہارا
گُل ہو نہ کبھی شمعِ شبستانِ تمنّا

لینا خبر اے شوق کہ یہ وقتِ مدد ہے
چھٹتا ہے مرے ہاتھ سے دامانِ تمنّا

کب سے درِ مقصود پہ دم توڑ رہی ہے
کیا ہے کہ نکلتی ہی نہیں جانِ تمنّا

سینہ جو ہوا چاک تو ارمان نکل آئے
آزاد ہوئے سارے اسیرانِ تمنّا

دردِ دلِ بیتاب ذرا اور ترقّی
ہاں المدد اے خاصۂ خاصانِ تمنّا

مہندی نے چرایا کبھی پھولوں نے اُڑایا
آخر نہ چھپا خونِ شہیدانِ تمنّا

ہر ذرّہ مری خاک کا ہے شوق کی دُنیا
ہر قطرہ مرے اشک کا طوفانِ تمنّا

یہ آخری ہچکی تھی مریضِ شبِ غم کی
یا ٹوٹا ہے قفلِ درِ زندانِ تمنّا

داغِ دلِ بیدم کی چمک ہی نہیں جاتی
بجھتی ہی نہیں شمعِ شبستانِ تمنّا

سلامت ہے اگر اے ہمنشیں دردِ جگر اپنا

(از بیدم وارثی)

ترے جلووں کی نیرنگی سے دل ہے منتشر اپنا
ہُوا جاتا ہے دھندلا مطلعِ ذوقِ نظر اپنا

تصوّر کی حدوں سے بڑھ گیا ذوقِ نظر اپنا
کہ دھوکا ہو گیا اکثر تری تصویر پر اپنا

مقامِ عاشقی اے بوالہوس ہے دُور تر اپنا
کہاں یہ منظر پستی کہاں اوجِ نظر اپنا

وہ زلفیں خواب میں ہم جب بکھر جاتے تو یہ دیکھا
کہ اک نقا پر ہے ہاتھ اک زنجیر پر اپنا

Marfat.com

بحمد للہ کہ اُن کے در پہ نکلی جاں سجدے میں — جو ڈوبا بھی تو بیڑا ساحلِ مقصود پر اپنا
جلا کر خرمنِ ہستی کو ان کی دید کر اے دل — تماشا آج تو بھی دیکھ لے گھر پھونک کر اپنا
یہ جب آتے ہیں تو پھر نام جانے کا نہیں لیتے — سمجھ رکھا ہے میرے کو ارمانوں نے گھر اپنا
نظر آئینگی رنگِ حسن میں سو عشق کی شانیں — نکھر کر اور کچھ ہو جائے گا ذوقِ نظر اپنا
جگا دیگا یہی خوابِ لحد سے چٹکیاں لے کر — سلامت ہے اگر اے ہمنشیں دردِ جگر اپنا
فرازِ عرش سے کچھ دور پہنچیں وسعتیں دل کی — بھلا اس تنگنائے دہر میں کیا ہو گذر اپنا
فلک پر ڈھونڈتے ہیں ہم وہ ایمن پہ چمکتی ہے — یہ معیارِ تجلّی ہے وہ معیارِ نظر اپنا
نظر تک اُنکی پہنچے کس طرح مکتوبِ ناکامی — ٹھہر جانا ہے طوبیٰ تک پہنچکر نامہ بر اپنا
لبوں پر آخری اک سانس ہے اور شمع بجھنی ہے — نویدِ اے صبحِ ناکامی ہے قصہ مختصر اپنا

ضرور اک دن وہ بیدم ہمکنارِ آرزو ہونگے
ہمیں کیا لینے جانا ہے دعا اپنی اثر اپنا

نبوّت

(از سر اقبال)

میں نہ عارف، نہ مجدد، نہ محدث، نہ فقیہ — مجھ کو معلوم نہیں کیا ہے نبوت کا مقام
ہاں مگر عالمِ اسلام پہ رکھتا ہوں نظر — فاش ہے مجھ پہ ضمیرِ فلکِ نیلی فام!
عصرِ حاضر کی شبِ تار میں دیکھی میں نے — یہ حقیقت کہ ہے روشن صفتِ ماہ تمام

وہ نبوّت ہے مسلماں کے لئے برگِ حشیش
جس نبوّت میں نہیں قوّت و شوکت کا پیام!

کبھی پیمانہ شیشہ سے کبھی شیشہ سے پیمانہ

(از بیدم وارثی)

نہ محراب حرم سمجھے نہ جانے طاقِ بُت خانہ
جہاں دیکھی تجلّی ہو گیا قرباں پروانہ

دل آزاد کو وحشت نے بخشا ہے وُہ کاشانہ
کہ اک در جانب کعبہ ہے اک در سُوئے بُتخانہ

بنائے میکدہ ڈالی جو تو نے پیرِ میخانہ
تو کعبہ ہی رہا کعبہ نہ پھر بُتخانہ بُتخانہ

کہاں کا طور مشتاقِ لقا وُہ آنکھ پیدا کر
کہ ذرّہ ذرّہ ہو نظارہ گاہِ حُسنِ جانانہ

خُدا پوری کرے یہ حسرتِ دیدار کی حسرت
کہ دیکھوں اور ترے جلووں کو دیکھوں بیحجابانہ

شکستِ توبہ کی تقریب میں چھلک کے ملتے ہیں
کبھی پیمانہ شیشہ سے کبھی شیشہ سے پیمانہ

سجا کر لختِ دل سے کشتیٔ چشمِ تمنّا کو
چلا ہوں بارگاہِ عشق میں لے کر یہ نذرانہ

کبھی جو پردۂ بیصُورتی میں جلوہ فرما تھے
اُنہیں کو عالمِ صورت میں دیکھا بے حجابانہ

مری دُنیا بدل دی جنبشِ ابروئے جاناں نے
کہ اپنا ہی رہا اپنا نہ اب بیگانہ بیگانہ

جلا کر شمع پروانے کو ساری عمر روتی ہے
اور اپنی جان پر یکھیل سے سوتا ہے پروانہ

کسی کی محفلِ عشرت میں پیہم دَور چلتے ہیں
کسی کی عمر کا لبریز ہونے کو ہے پیمانہ

ہماری زندگی تو مختصر سی اک کہانی تھی
بھلا ہو موت کا جس نے بنا رکھا ہے افسانہ

یہ لفظِ سالک و مجذوب کی ہے شرح اے بیدم
کہ اک ہشیارِ ختم المرسلینؐ اور ایک دیوانہ

ذرّہ ذرّہ آج پھیلائے ہوئے آغوش ہے

(از بیدم وارثی)

یہ نہیں معلوم کوئی زینتِ آغوش ہے
بے نیازِ ہوش کتنا بے نیازِ ہوش ہے

Marfat.com

عرضِ حالِ دل کا اُس کی بزم میں اک جوش ہے
دفترِ صد آرزو گویا لبِ خاموش ہے

ساقی آنکھوں میں تری وُہ بادۂ سرجوش ہے
اک نظر میں میکدہ کا میکدہ بیہوش ہے

روزِ وصلِ یار ہے کیسی قیامت حشر کیا
ذرّہ ذرّہ آج پھیلائے ہوئے آغوش ہے

ایسے کھوئے ہیں کہ اپنا ہے نہ بیگانے کا ہوش
فکرِ فردا ہے نہ مستوں کو خیالِ دوش ہے

جلوہ گاہِ ناز کے پردوں کا اُٹھنا یاد ہے
پھر ہوا کیا اور کیا دیکھا یہ کس کو ہوش ہے

عرصۂ محشر میں اک طوفان برپا کر دیا
قطرۂ خونِ دلِ عاشق میں کتنا جوش ہے

وُہ کہیں پچھلے پہر آئیں گے پھر فاتحہ
شام ہی سے آج تو شمعِ لحد خاموش ہے

اُنکے رُخ سے پردہ اُٹھ جائے تو پھر معلوم ہو
کس کو کتنی بیخودی ہے کس کو کتنا ہوش ہے

ایک بیدم ہی نہیں تیار مرنے کے لئے
جو ترے کوچہ میں ہے لے جان کفن بردوش ہے

سب تجھ پہ تصدّق ہیں پروانے کو کیا کہئے

(از بیدم وارثی)

بیگانگیٔ دل کے افسانے کو کیا کہئے
اپنا نہ ہوا اپنا بیگانے کو کیا کہئے

جب دونوں ہی روشن ہیں اک تیری تجلّی سے
پھر کعبہ تو کعبہ ہے بتخانے کو کیا کہئے

ان مست نگاہوں کی تاثیر معاذ اللہ
گردش میں زمانہ ہے پیمانے کو کیا کہئے

اے مشعلِ بزمِ دل اے شمعِ حریمِ جاں
سب تجھ پہ تصدّق ہیں پروانے کو کیا کہئے

آتے ہیں ستانے کو جاتے ہیں رُلانے کو
اِس آنے کو کیا کہئے اِس جانے کو کیا کہئے

فرقت میں جدھر دیکھو وحشت سی برستی ہے
جب گھر کا یہ عالم ہے ویرانے کو کیا کہئے

وُہ رو کے مرا بیدم دامن سے لپٹ جانا
اور اُن کا یہ فرمانا دیوانے کو کیا کہئے

Marfat.com

جب بن گئی اک صورت اک شکل بنا ڈالی

(از بیدم وارثی)

یوں گلشنِ ہستی کی مالی نے بنا ڈالی — پھولوں سے جدا کلیاں کلیوں سے جدا ڈالی
سر رکھ لے ہتھیلی پر اور لختِ جگر چن کر — سرکار میں لائے ہیں ارباب وفا ڈالی
رو دیا کہوں میں اس کو یا مژدۂ بیداری — غل ہے کہ نقاب اس نے چہرے سے اٹھا ڈالی
اللہ رے تصور کی نقاشی و نیرنگی — جب بن گئی اک صورت اک شکل بنا ڈالی
ساقی نے ستم ڈھایا برسات میں ترسایا — جب فصلِ بہار آئی دکان اٹھا ڈالی
خونِ دلِ عاشق کے اس قطرہ کا کیا کہنا — دنیائے وفا جس نے رنگین بنا ڈالی

بیدم ترے گریہ نے طوفان اٹھا ڈالے
اور نالوں نے دنیا کی بنیاد ہلا ڈالی

پروانہ بنے بلبل بلبل سبنے پروانہ

(از بیدم وارثی)

شمع حرم جاں ہے یا مشعلِ بت خانہ — کیا کیا میں کہوں تجھ کو اے جلوۂ جانانہ
منزل مرے مقصد کی کعبہ ہے نہ بتخانہ — ان دونوں سے آگے چل اے ہمتِ مردانہ
میخواروں کے صدقے میں ساقی کوئی پیمانہ — میخانہ میں حاضر ہے دردی کشِ میخانہ
سب نقش خیالی ہیں کعبہ ہو کہ بت خانہ — تو مجھ میں ہے میں تجھ میں اے جلوۂ جانانہ
ساقی ترے آتے ہی یہ جوش ہے مستی کا — شیشہ پہ گرا شیشہ پیمانے پہ پیمانہ
میرا دلِ ویراں بھی آباد کئے جانا — اے زینتِ ہر محفل اے صاحبِ ہر خانہ
زاہد مری قسمت میں سجدے ہیں اسی در کے — چھوٹا ہے نہ چھوٹیگا سنگِ درِ جانانہ

Marfat.com

تو شمعِ صفت اے گل آئے جو سرِ محفل — پروانہ بنے بلبل، بلبل بنے پروانہ
مٹ کر بھی لہے باقی جو تجھ پہ مٹے ساقی — جب مٹتے ہیں بنتے ہیں خاکِ درِ میخانہ
یاں کافر و مومن کی تفریق ہے لاحاصل — سب یار کے جلوے ہیں اپنا ہے نہ بیگانہ
کیا لطف ہو محشر میں میں شکوے کئے جاؤں — وہ ہنس کے کہے جائیں دیوانہ ہے دیوانہ

معلوم نہیں بیدم میں کون ہوں اور کیا ہوں
یوں اپنوں میں اپنا ہوں بیگانوں میں بیگانہ

کفر ہے مذہبِ عشاق میں شکوہ کرنا

(از بیدم وارثی)

اس طرف بھی کرم اے رشکِ مسیحا کرنا — کہ تمہیں آتا ہے بیمار کا اچھا کرنا
بے خود جلوہ سے کہتا ہے یہ جلوہ اُن کا — لطفِ نظارہ اٹھا ہوش سنبھالا کرنا
اے جنوں کیوں لئے جاتا ہے بیاباں میں مجھے — جب تجھے آتا ہے گھر کو مرے صحرا کرنا
جب بجز تیرے کوئی دُوسرا موجود نہیں — پھر سمجھ میں نہیں آتا ترا پردا کرنا
یہی دو کام ہیں ناکامِ محبت کے لئے — کبھی ان کا کبھی تقدیر کا شکوہ کرنا
ہم بھی دیکھیں ترے آئینۂ رُخ کو لیکن — شاق ہے گردِ نظر سے اُسے دُھندلا کرنا
کوئی جا ہو وُہ حرم ہو کہ صنم خانہ ہو — ہم کو نقشِ قدمِ یار پہ سجدا کرنا
دیکھے جا کے وُہ دریا پہ تماشائے حُباب — جس کو منظور ہو نظارۂ دُنیا کرنا
پردۂ ہستی موہوم ہٹا دو پہلے — پھر جہاں جا ہو وہاں یار کو دیکھا کرنا
شکوہ اور شکوۂ محبوب الٰہی توبہ — کفر ہے مذہبِ عشاق میں شکوہ کرنا
ایک تم ہو کہ تمہیں بات کا کچھ پاس نہیں — اور ایک ہم کہ ہمیں منہ سے جو کہنا کرنا

Marfat.com

وہ مرے اشک کو دامن پہ جگہ دیتے ہیں یعنی منظور ہے اس قطرے کو دریا کرنا
ایسی آنکھوں کے تصدّق مری آنکھیں بیدم
کہ جنہیں آنا ہے اغیار کو اپنا کرنا

دردِ دل خود ہے، دوائے دردِ دل

(از بیدم وارثی)

کیا سنائے مبتلائے دردِ دل کیا سنو گے ماجرائے دردِ دل
آپ ہی نے دردِ بخشا ہے مجھے آپ ہی دینگے دوائے دردِ دل
دردِ دل سے زندگی ہے زندگی جان صدقے دل فدائے دردِ دل
انتہائے درد اس کا نام ہے درد کو ڈھونڈے اور نہ پائے دردِ دل
موت کرتی ہے علاج اہلِ درد دردِ دل خود ہے دوائے دردِ دل
حضرتِ عیسٰیؑ یہ ان کا کام ہے آپ کیا جانیں دوائے دردِ دل
ہم نے دِل سی چیز دے دی آپ کو آپ کیا دیں گے سوائے دردِ دل
دردِ دل گر بانٹنے کی چیز ہو بانٹ لیں اپنے پرائے دردِ دل
دردِ دل پیدا ہُوا دل کے لئے
اور دِلِ بیدم برائے دردِ دل

آبادی کی آبادی، ویرانے کا ویرانہ تھا

(از بیدم وارثی)

بُت بھی اس میں رہتے تھے، دِل یار کا بھی کاشانہ تھا
ایک طرف کعبے کے جلوے، ایک طرف بُت خانہ تھا

دلبر ہیں اب دِل کے مالک یہ بھی ایک زمانہ ہے
دِل والے کہلاتے تھے ہم، وُہ بھی ایک زمانہ تھا

پھُول نہ آرائش تھی، اس مست ادا کی آمد پہ
ہاتھ میں ڈالی ڈالی کے ایک ہلکا سا پیمانہ تھا

ہوش نہ تھا بیہوشی تھی یہ بیہوشی میں پھر ہوش کہاں
یاد رہی خاموشی تھی، جو بھُول گئے افسانہ تھا

دِل میں وصل کے ارماں بھی تھے اور ملالِ فرقت تھی
آبادی کی آبادی، ویرانے کا ویرانہ تھا

اُف رے بار جوشِ جوانی آنکھ نہ اُن کی اُٹھتی تھی
مستانہ ہر ایک ادا تھی، ہر عشوہ مستانہ تھا

شمع کے جلوے بھی یارب کیا خواب تھا جلنے والوں کا
صبح جو دیکھا محفل میں، پروانہ ہی پروانہ تھا

دیکھ کے وُہ تصویر مری کچھ کھوئے ہوئے سے کہتے ہیں
ہاں ہاں یاد تو آتا ہے اس شکل کا اِک دیوانہ تھا

غیر کا شکوہ کیونکر رہتا دل میں جب اُمیدیں تھیں
اپنا پھر بھی اپنا تھا، بیگانہ پھر بیگانہ تھا

بیدم اِس انداز سے کل یوں ہم نے کہی اپنی بیتی
ہر ایک نے سمجھا محفل میں یہ میرا ہی افسانہ تھا

مری دُکھ بھری کہانی جو سنے مری زباں سے

(از بیدم وارثیؒ)

وہ چلے جھٹک کے دامن میرے دستِ ناتواں سے
اسی دن کا آسرا تھا مجھے مرگِ ناگہاں سے

یہ حجاب کفر و ایماں بھی ہٹاؤ درمیاں سے
کہ مقامِ قرب آگے ہے حدودِ دو جہاں سے

مری طرح تنگ نہ جائے کہیں حسرت فسردہ
کہ لپٹ کے چل تو دی ہے وہ غبارِ کارواں سے

مجھے شوق سے تغافل ترا پائمال کر دے
مرا سر اٹھا نہ اُٹھے ترے سنگ آستاں سے

تیرے میکدہ کا ساقی ہے بیاں بھی کیف آگیں
کہ ہوا کرے تواجد مرے ندرت بیاں سے

مری بیکسی کا عالم کوئی اس کے جی سے پوچھے
مری طرح سے لٹ گیا ہو جو بچھڑ کے کارواں سے

جو خیال میں بھی چھوٹے درِ پاک تیرا مجھ سے
تو لپٹ کے روئیں سجدے ترے سنگِ آستاں سے

تری رہگزر کے ذرے جا لگیں جو نصیب ہو رسائی
ملوں آنکھیں اپنی نقشِ کفِ پائے سازباں سے

وہی گونجتی ہیں اب تک مرے کان میں صدائیں
جو ہے سنا تھا زمزمہ اک کبھی سازِ کن فکاں سے

Marfat.com

نہ ہو پاس پردہ ان کو نہ یہ پردہ واریاں ہوں
مری دُکھ بھری کہانی جو سنے میری زباں سے

میری چشم حسرت آگیں یہ خرابیاں نہ دیکھے
جو قفس کو دُور رکھدے کوئی مرے آشیاں سے

مجھے خاک میں ملا کر مری خاک بھی اڑا دے
ترے نام پر مٹا ہوں مجھے کیا غرض نشاں سے

اسی خاکِ آستاں میں کسی دن فنا بھی ہوگا
کہ بنا ہُوا ہے بیدم اسی خاکِ آستاں سے

جو کرے سلام بصد ادب شہ تشنہ لب کی جناب

(از فصیح)

جو کرے سلام بصد ادب شہ تشنہ لب کی جناب میں
تو بروز حشر عجب نہیں کہ رواں ہو شہ کی رکاب میں

جو شمیم زلف حسینؓ ہے جو عرق میں شہ کے ہے بُوئے خوش
نہ یہ بُو ہے عنبر و مشک میں نہ یہ بُو ہے عطر و گلاب میں

جو ہیں تیر برسے حسینؓ پر دہیں ذوالفقار علم ہوئی
یہ کسی نے غیب سے دی ندا کہ وہ برق چمکی سحاب میں

وہ خیام شہ کے جلا دیئے وہ قناتیں پھونک دیں آگ میں
سرِ حورِ خلد کی چوٹیاں ہوئیں صرفِ جن کی طناب میں

عجب اہل شام تھے بے حیا جنہیں پاس شرم ذرا نہ تھا
سرِ پاک سبط رسولؐ کو گئے لے کے بزم شراب میں

Marfat.com

ہوا عقدہ قاسم و فاطمہؑ نہ بنا بنی ہوئے ہم سخن
کہ بنا تو بند حیا میں تھا وہ بنی تھی قید حجاب میں
تن شہ پہ زخم لگے سو اتھے ہزار دو صد نصف صد
ہے علاوہ ضربت سارباں یہ نہیں شمار حساب میں
جو کیا سوال امام نے کہ نماز ظہر کا وقت ہے
مجھے سجدہ کرنے دو فرض ہے تو کہا شقی نے جواب میں
نہ ملے گی فرصت دم زدن نہ پڑھ اے حسینؑ نماز تو
کہ نہیں قبول ہے بندگی تیری آج حق کی جناب میں
کہا تب حبیبؒ نے اے لعین یہ حسینؑ سبط رسول ہے
شرف کمال حسینؑ کا ہے بیاں حدیث و کتاب میں
نہ قبول اس کی نماز ہو جو خدا کا محرم راز ہو
درحق یہ تجھ سا گرا نہ ہو کہ جو ہے خدا کے عتاب میں
تجھے ماروں تیغ سے کیا لعین تو نجس ہے دشمن شرع دیں
تو مرید دیو مرید ہے کہ ہو غول جیسے سراب میں
ہو نہال تازہ جو باغ میں اسے کاٹتے نہیں باغباں
غضب ہے اکبرؑ نوجواں ہوئے قتل عین شباب میں
سب قتل چونک کے خواب سے یہ پکاری زینت طاہریں
مجھے اے حسینؑ برہنہ سر نظر آئیں فاطمہؑ خواب میں
کبھی سر کے بالوں سے فاطمہؑ یہ زمیں جھاڑ کے چنتی تھی
نہ رہے خلش خس و خار کا ترے گل کے بستر خواب میں
کبھی پانی لا کے چھڑکتی تھی یہ سخن تھا لب پہ کہ ہو دے گا

گل بوتراب کا دل رُبا اسی بن کی گرم شراب میں
جو سنو کلام فصیح کا درود بھیجو رسول پر
یہ صلہ جو دو گے سلام کا تو شریک ہو گے ثواب میں

تم نے تو جسے چاہا دیوانہ بنا ڈالا

(از بیدم وارثی)

ساقی نے جسے چاہا مستانہ بنا ڈالا — جس دل کی طرف تاکا پیمانہ بنا ڈالا
کب جوشش گریہ نے طوفاں نہ اٹھا ڈالے — کب اشک کے قطروں کو دریا نہ بنا ڈالا
اک قیس کو لیلےٰ نے مجنوں بنایا تھا — تم نے تو جسے چاہا دیوانہ بنا ڈالا
جب شیشۂ دل ٹوٹا ساقی کے تغافل سے — میخانہ میں یاروں نے پیمانہ بنا ڈالا
اس عشق نے لاکھوں کا پندارِ خرد توڑا — ہوشیار جسے دیکھا دیوانہ بنا ڈالا

ناکامئ قسمت کی چھوٹی سی کہانی تھی
تم نے اسے بیدم افسانہ بنا ڈالا

ہر قطرۂ دل کو قیس بنا ہر ذرہ کو محمل کر دے

(از بیدم وارثی)

اپنے دیدار کی حسرت میں تو مجھ کو سراپا دل کر دے
ہر قطرۂ دل کو قیس بنا ہر ذرہ کو محمل کر دے
دنیائے حسن و عشق مری کرنا ہے تو یوں کامل کر دے
اپنے جلوے میری حیرت نظارہ میں شامل کر دے
یاں طور کلیم نہیں نہ سہی میں حاضر ہوں مے پھونک مجھے

بر قعے کو اٹھا دے مکھڑے سے برباد سکونِ دل کر دے

گر قلزمِ عشق ہے بے ساحل اے خضر تو بے ساحل ہی سہی
جس موج میں ڈوبے کشتئ دل اس موج کو تو ساحل کر دے

اے درد عطا کرنے والے تو درد مجھے اتنا بد دے
جو دونوں جہاں کی وسعت کو اک گوشۂ دامنِ دل کر دے

ہر سُو سے غموں نے گھیرا ہے اب ہے تو سہارا تیرا ہے
مشکل آساں کرنے والے آسان

بیدم اس یاد کے ہیں صدقے اُس دردِ محبت کے قرباں
جو جینا بھی دشوار کرے اور مرنا بھی مشکل کر دے

جس پہ سرکارِ مدینہ کی عنایت ہو جائے

(از بیدم وارثی)

منکشف تجھ پہ اگر اپنی حقیقت ہو جائے
خود پرستی ترے مذہب میں عبادت ہو جائے

بے خودی عشق میں گر حضرِ طریقت ہو جائے
حق تو یہ ہے غمِ کونین سے فرصت ہو جائے

یوں نہ چلئے کہ ہو پامال دلوں کی دنیا
کہیں برپا نہ زمانے میں قیامت ہو جائے

عوضِ گل اگر اس کوچہ کی ہو خاک نصیب
حاصلِ گورِ غریباں میری تربت ہو جائے

میرے دم تک ہی یہ اسباب پریشانی ہیں
موت آئے تو غمِ زیست سے فرصت ہو جائے

کیسا بربادی کا خوف اور غمِ رسوائی کیا
سب سر آنکھوں پہ اگر تیری بدولت ہو جائے

آپ جب چاہیں اٹھا دیں رُخِ روشن سے نقاب
آپ جب چاہیں قیامت ہو قیامت ہو جائے

اُسکو عشرت کی تمنا ہے نہ عسرت کا ملال
خوگرِ رنج و الم جس کی طبیعت ہو جائے

جانِ دیگر بھی رہائی نہیں ممکن اس کی
دل کے ہاتھوں جو گرفتارِ محبت ہو جائے

Marfat.com

جھلکے یوں گر یہ نہ گر دیدۂ دیدار طلب
دیکھ افشانہ کہیں رازِ محبت ہو جائے

وہ جھٹکتے ہیں، تو جھٹکیں مگر اے دستِ طلب
اُنکا دامن نہ چھٹے چاہے قیامت ہو جائے

گر رخِ شاہدِ معنی سے نقاب اُٹھ جائے
سارا عالم ابھی آئینۂ حیرت ہو جائے

ذرّہ خورشید ہو قطرہ بنے دریا بیدم
جس پہ سرکارِ مدینہ عنایت ہو جائے

اِک آس ہے تو سیدِ ابرار تمہیں سے

(از ملک حاجی محمد حاجی)

ہر گلشن عالم کی ہے گلزار تمہیں سے
ہر دہر کی ہے رونقِ بازار تمہیں سے

کیوں مغفرت کے ہوں نہ طلبگار تمہیں سے
بخشش کا حق نے ہے کیا اقرار تمہیں سے

جتنے غلام ہیں ترے یا سیّد الانامؐ
کرتے ہیں اپنی غرض کا اظہار تمہیں سے

اعمالِ بد ہیں، توشۂ عقبیٰ نہیں ہے پاس
اِک آس ہے تو سیدِ ابرار تمہیں سے

اوروں سے کیا غرض ترے ادنیٰ غلام کو
مجھ کو تو فقط کام ہے سرکار تمہیں سے

عاصی ہوں مگر دل میں عقیدت تو ہے تری
اُمید ہے تو سیدِ مختار تمہیں سے

ڈھونڈینگے حشر میں سبھی ہر اک نبی کے پاس
پائیں گے مغفرت تو گنہ گار تمہیں سے

لِلّٰہ اپنی اُمتِ عاصی بچائیے
کافر نہ ہے کرکے ہی انکار تمہیں سے

دل میں رہے حاجی کے تری یاد ہمیشہ
یہ آرزوئے شوق ہے ہر بار تمہیں سے

کیا آنے والی ساعت کا نادل تجھے احساس نہیں

(از ملک حاجی محمد حاجی)

کیوں وقت کو اپنے کھوتا ہے مستقبل کا کچھ پاس نہیں

کیا آنے والی ساعت کا ناداں تجھے احساس نہیں
اس رنگین گلشن عالم کے کس رنگ پہ شیدا ہوتا ہے
جن نازک پھولوں کی دن بھر بھی رہتی یہ بو باس نہیں
جن چیزوں سے پریم تجھے ہے جھٹ کر اُن سے دُکھ ہوگا
چھوڑ کے سب کچھ خوش دہ ہونگے کچھ بھی جنکے پاس نہیں
اس دُنیا کے نیک عمل ہی سچا ساتھ نباہیں گے
کام تیرے آنے کا ہرگز ہونا اور الماس نہیں
گر دُنیا کو فانی جانے فکر ہو یہاں سے جانے کا
کوئی خواہش دِل میں نہ ہو، رہنے کا وسواس نہیں
مغرب کی تقلید میں پھنس کر ناحق دُکھ اُٹھاتے ہو
شرق کے مسکینوں کو مغرب کی ہوا ہی راس نہیں
بے کس حاجی عاصی کو معلوم نہیں انجام ہو کیا
یا محمدؐ تیرے سوا بس اور کسی سے آس نہیں

شاہ وگدا کی ایک جا جھکتی ہیں یاں پیشانیاں

(از ملک حاجی محمدؐ حاجی)

خواب وخیال ہو گئیں، گندی ہوئی کہانیاں
جان ہے ایک اس کو اب، پیش ہیں سخت جانیاں
عہد شباب ہے ابھی جذبۂ بیخودی بھی ہے
وقت یہی ہے کام کا ڈھونڈو کے پھر جوانیاں
دم کا ہے کھیل کوئی دم، جس دم نکل گیا بہ دم

Marfat.com

خاک میں ہوں گے بادشاہ آگ میں ہوں گی امیاں

عشقِ رسولؐ دل میں ہو، روشن اسے سدا رکھو
حشر کے دن حساب میں ہو نہ کہیں حیرانیاں

مسلم کو اپنے دین کی ناز ہے بارگاہ کا
شاہ و گدا کی ایک جا جھکتی ہیں یاں پیشانیاں

جس کا طریقِ زندگی خدمتِ دیں ہو مدام
زندہ رہیں گی تا ابد، اس کی ہی زندگانیاں

حاجی نے کیا ہی خوب یہ شوق سے ہے غزل کہی
شعروں میں ہیں روانیاں طبع میں ہے جولانیاں

کہ فردِ داخلِ دفتر ہوئی گناہوں کی

(ماذ امتیر)

بن آئی تیری شفاعت سے رُو سیاہوں کی
کہ فردِ داخلِ دفتر ہوئی گناہوں کی

ترے فقیر دکھائیں جو مرتبہ اپنا
نظر سے اُتر ے چڑھی بارگاہ شاہوں کی

ثواب جملہ عبادت کا ہے ریاضت میں
یہ ایک راہ ہے اپنی ہزار راہوں کی

ذرا بھی چشمِ کرم ہو تو لے اڑیں حورِیں
سمجھ کے سرمہ سیاہی میرے گناہوں کی

نہیں ہے گرد و نواحِ مدینہ نخلستان
قطار ہے یہ ترے عاشقوں کی آہوں کی

نظارہ کر کے رُخِ پاک پر جو پھرتی ہیں
بلائیں لیتی ہیں آنکھیں وہاں نگاہوں کی

خوشا نصیب جو تیری گلی میں دفن ہوئے
جناں میں روحیں ہیں ان مغفرت پناہوں کی

فرشتے کرتے ہیں دامانِ زلف حور سے صاف
جو گرد پڑتی ہے اُس روضہ پر نگاہوں کی

یقین ہے چشمِ درِ خلد تک ہیں پلکیں
ترے کرم کی صفیں ہم سے رو سیاہوں کی

Marfat.com

کریگی آ کے شفاعت تری خریداری
کھلیں گی حشر میں سب گٹھڑیاں گناہوں کی
میں ناتواں ہوں پہنچونگا آپ تک کیونکر
کہ بھیڑ ہوگی قیامت میں عذرداروں کی
نگاہ لطف ہے لازم کہ دور ہو یہ مرض
دبا رہی ہے سیاہی مجھے گناہوں کی
خدا کریم محمدؐ شفیع روزِ جزا
امیرؔ کیا ہے حقیقت مرے گناہوں کی

یہ شیشہ ٹوٹ بھی جائے تو جام ہو جائے

(از امیرؔ)

وہ بزمِ خاص جو دربارِ عام ہو جائے
امید ہے کہ ہمارا سلام ہو جائے
ادھر بھی اک نگہ لطف عام ہو جائے
کہ عاشقوں میں ہمارا بھی نام ہو جائے
ترے غلام کی شوکت جو دیکھے محمود
ابھی ایاز کی صورت غلام ہو جائے
میں قائل آپکے روضے کا ہوں وہ قائل طور
کلیم سے نہ کسی دن کلام ہو جائے
مدینے جاؤں دوبارہ پھر آؤں پھر جاؤں
تمام عمر اسی میں تمام ہو جائے
ثنائے زلف و رخ شاہ کا ہے شوق ایسا
کہ بیٹھوں صبح سے لکھنے تو شام ہو جائے
وہ نشہ مے الفت سے کیا رہے خالی
جسے کہ عادتِ شرب مدام ہو جائے
جو بہر قتل عدو آپ آستیں الٹیں
یقیں ہے تیغ قضا بے نیام ہو جائے
پلائیے اسے محشر میں حوض کوثر پر
کہ سیر آپ کا یہ تشنہ کام ہو جائے
شکستہ لاکھ ہو دل بادۂ ولا نہ گرے
یہ شیشہ ٹوٹ بھی جائے تو جام ہو جائے
بلاؤ جلد مدینے میں ہے امیرؔ کو خوف
کہیں نہ عمر دو روزہ تمام ہو جائے

Marfat.com

ہے لاکھ لاکھ شکر خدا کی جناب میں

(از امیر)

پہنچا امیر زیر و ردا کی جناب میں
ہے لاکھ لاکھ شکر خدا کی جناب میں

کہہ دو ملائکہ سے کریں اور یہ کرم
میں ہوں شفیع روزِ جزا کی جناب میں

پستی بخت سے وہ چھٹا جو پہنچ گیا
محبوبِ خاص ربِّ علا کی جناب میں

دونوں جہاں کا امن ہے دونوں جہاں کا حفظ
اس بادشاہ ہر دو سرا کی جناب میں

پیاسوں سے کہہ دو آئیں کہ ہے شربت حیات
بحر کرم محیطِ سخا کی جناب میں

کہتا ہوں اب بھی دیکھ اٹھا ہاتھ جوڑ سے
ق اے چرخ ورنہ ہونگا میں شاکی جناب میں

میں تو ترے بیان کروں گا ہزار ظلم
تو کیا کہے گا شاہ ہدا کی جناب میں

جور و ستم کھلیں گے تو تجھ کو ضرور آپ
بھیجیں گے قید کر کے خدا کی جناب میں

نکلا نہ منہ سے کلمۂ بے جا کبھی امیر
جو عرض میں نے کی وہ بجا کی جناب میں

قدم جناب کے عالی جناب آنکھوں پر

(از ہنر)

کرو نگاہِ عنایت جناب آنکھوں پر
قدم حضور کے مثل رکاب آنکھوں پر

پڑی ہے خاک درِ بوتراب آنکھوں پر
یہی ہے عینک راہ ثواب آنکھوں پر

زمین تو کیا ہے، جو تم سیر آسماں کا کرو
بٹھائیں تم کو مہ و آفتاب آنکھوں پر

دُرِ نایاب کہاں ان میں ایسی تاب کہاں
صدف نہ ہیں یہ تصدق حباب آنکھوں پر

جو مانگا دیدیا ہے تم نے سائلوں کو مگر
پڑے ہیں پردۂ شرم و حجاب آنکھوں پر

کرم کیا ہے تو تشریف لائے مولیٰ
قدم جناب کے عالی جناب آنکھوں پر

نبیؐ کی مدح میں ہوں یہ ہو گئے خوشنا
پڑا نہ زور و یہ انتخاب آنکھوں پر

بھری ہے اس میں مے عشق ساقی کوثر
نثار کیجیے جام شراب آنکھوں پر

خُدا کے بندے ہیں ختمِ رُسل کی اُمّت میں
حدیث سر پہ خُدا کی کتاب آنکھوں پر

دعا کے واسطے ہیں یہ بلند ہاتھ ہنر
مژدہ نہیں ہیں بے حساب آنکھوں پر

عجب رتبہ ہے محبوبِ خُدا کا

(از ہنر)

ہنر دل سے ہوں توحیدِ خُدا کا
وُہ خالق ایک ہے ارض و سمار کا

عجب رتبہ ہے محبوبِ خُدا کا
درِ یکتا ہے تاج الانبیار کا

خُدا کے فضل سے رُوح الامیں بھی
رہا پیرو ہمارے پیشوار کا

خُدا شاہد ہے قرآں سے عیاں ہے
نبیؐ پر خاتمہ جود و سخا کا

مری قسمت کا پہنچے گا مجھے رزق
دہن بھرنا ہے خالق آسیا کا

ہُنر تو کیا ملائک کی زباں سے
بیاں کیا ہو نبیؐ کے خیرالورا کا

ہوئی ہے بس اسی دم مشکل آساں
لیا ہے نام جب مشکل کشا کا

ہنر تیری یہ بات ہے خُوب
تصوّر دل میں رکھ ربُّ العُلا کا

جوت پڑتی ہے تری، نُور ہے چھنتا تیرا

(از رضا)

وہ کیا جُود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا
نہیں سُنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

Marfat.com

ڈھالے چلتے ہیں عطا کے وُہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وُہ ہے ذرّہ تیرا

فیض ہے یا شہِ تسنیم نرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسس میں ہے دریا تیرا

اغنیا پلتے ہیں در سے وُہ ہے باڑا تیرا
اصفیا چلتے ہیں سر سے وُہ ہے رستا تیرا

فرش والے تری شوکت کا عُلو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اُڑتا ہے پھریرا تیرا

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا مُنہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اُسکے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

آنکھیں ٹھنڈی ہوں جگر تازے ہوں جانیں سیراب
سچے سُورج وُہ دل آرا ہے اُجالا تیرا

دل عبث خوف سے پتّا سا اُڑا جاتا ہے
پلّہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسا تیرا

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارا تیرا

تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

خوار و بیمار و خطاوار و گنہگار ہوں میں
رافع و نافع و شافع لقب آقا تیرا

تیرے صدقے مجھے اِک بوند بہت ہے تیری
جس دن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا

حرم و طیبہ و بغداد جدھر کیجے نگاہ
جوت پڑتی ہے تری نور ہے چھنتا تیرا

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اُس کو شفیع
جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

وُہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وُہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

(از رضا)

وُہ کمالِ حُسنِ حضور ہے، کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دُور ہے، یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

میں نثار تیرے کلام پہ ملی یُوں تو کس کو زباں نہیں

Marfat.com

وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو، وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو، جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

یہ نہیں کہ خُلد نہ ہو نکو وہ نکوئی کی بھی ہے آبرو
مگر اے مدینہ کی آرزو جسے چاہے تو وہ سماں نہیں

ہے انہیں کے نور سے سب عیاں، ہے انھیں کے جلوے میں سب نہاں
بنے صبح تابش مہر سے رہے پیش مہر یہ جاں نہیں

وہی نور حق وہی ظلِ رب ہے انھیں سے سب ہے انھیں کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں، کہ زماں نہیں

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے، سرِ عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہیں جن کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس، ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

ترا قد تو نادرِ دہر ہے کوئی مثل ہو تو مثال دے
نہیں گل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سرو چماں نہیں

کروں مدحِ اہلِ دول رضاؔ پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارۂ ناں نہیں

Marfat.com

اُنھیں سے گلشن مہک رہے ہیں اُنھیں کی رنگت گلاب میں ہے

(از رضاؔ)

اُٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ، کہ نورِ باری حجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہو رہا ہے، کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

نہیں وہ میٹھی نگاہ والا خدا کی رحمت ہے جلوہ فرما
غضب سے اُن کے خدا بچائے، جلال باری عتاب میں ہے

اُنھیں کی بُو مایۂ سمن ہے، اُنھیں کا جلوہ چمن چمن ہے
اُنھیں سے گلشن مہک رہے ہیں، اُنھیں کی رنگت گلاب میں ہے

سیہ لباسانِ دارِ دُنیا و سبز پوشانِ عرشِ اعلٰے
ہر اک ہے اُن کے کرم کا پیاسا، یہ فیض اُن کی جناب میں ہے

وہ گُل ہیں لبہائے نازک اُن کے ہزاروں جھڑتے ہیں پھول جن سے
گلاب گلشن میں دیکھے بُلبُل، یہ دیکھ گلشن گلاب میں ہے

جلی ہے سوزِ جگر سے جان تک ہے طالبِ جلوہ مبارک
دکھا دو وہ لب کہ آبِ حیواں کا لطف جن کے خطاب میں ہے

کھڑے ہیں منکر نکیر سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور
بتا دو آ کر مرے پیمبر کہ سخت مشکل جواب میں ہے

خدائے قہار ہے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچا لو آ کر شفیع محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے

کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے
بتاؤ اے مفلسو! کہ پھر کیوں تمہارا دل اضطراب میں ہے

Marfat.com

گنہ کی تاریکیاں یہ چھائیں، اُمنڈ کے کالی گھٹائیں آئیں
خُدا کے خورشید مہر فرما کہ ذرہ بس اضطراب میں ہے
کریم اپنے کرم کا صدقہ لئیم بے قدر کو نہ شرما
تو اور رضا سے حساب لینا رضا بھی کوئی حساب میں ہے

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے

(از رضا)

زمین و زماں تمہارے لئے، مکین و مکاں تمہارے لئے
چنیں و چناں تمہارے لئے، بنے دو جہاں تمہارے لئے
دہن میں زباں تمہارے لئے، بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے، اُٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے
فرشتے خدم رسولِ حشم تمام اُمم غلام کرم
وجود و عدم حدوث و قدم، جہاں میں عیاں تمہارے لئے
کلیم و نجی مسیح و صفی، خلیل و رضی، رسول و نبی
عتیق و وصی، غنی و علی ثنا کی زباں تمہارے لئے
اصالتِ کُل، امامتِ کُل، سیادتِ کُل، امارتِ کُل
حکومتِ کُل، ولایتِ کُل خدا کے یہاں تمہارے لئے
تمہاری چمک، تمہاری دمک، تمہاری جھلک، تمہاری مہک
زمین و فلک، سماک و سمک میں سکہ نشاں تمہارے لئے
سحابِ کرم روانہ کئے کہ آبِ نعم زمانہ پئے
جو رکھتے تھے ہم وہ چاک سیئے یہ ستر بداں تمہارے لئے

Marfat.com

نہ روحِ امیں نہ عرشِ بریں نہ لوحِ مبیں، کوئی بھی کہیں
خبر ہی نہیں جو رمزیں کھلیں ازل کی نہاں تمہارے لئے

یہ طور کجا سپہر تو کیا، کہ عرشِ عُلا بھی دُور رہا
جہت سے ورا وصال ملا یہ رفعتِ شاں تمہارے لئے

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے

صبا وُہ چلے کہ باغ پھلے وُہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
لوا کے تلے ثنا میں کھلے رضاؔ کی زباں تمہارے لئے

تمام شد نعت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

اس مجموعے کے بعد

نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

پڑھئے، جو اسی خوبصورت شکل میں طبع ہوا ہے، جس کی تمام نعتیں پُر اثر، دلچسپ اور پُر معنی موجودہ طرز کے مطابق ہیں، ہمارا دعویٰ ہے، کہ آج تک نعتیہ کلام کا ایسا مجموعہ شائع نہیں ہوا، جو جدید و قدیم نعتیہ کلام کا بہترین نمونہ ہونے کے علاوہ نہایت [illegible] کتابت اور طباعت سے آراستہ ہے۔ قیمت صرف عہ

اس پتہ سے طلب فرمائیں۔

ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب بل روڈ کشمیری بازار لاہور

ذخیرہ

اچھی کتاب زندگی کی بہترین رفیق ہے

قائد اعظم کے آخری لمحات
اشرف عطا
دو روپے

پاکستان پس منظر و پیش منظر
حمید انور
تین روپے

جگر لخت لخت
شیر محمد اختر
دو روپے

آج کے نغمے کل کے شعلے
عظیم قریشی
ایک روپیہ ۴ آنے

ہم آزاد ہیں
اشرف عطا
ایک روپیہ ۸ آنے

رنگ و بو
محمد اعظم چشتی
تین روپے

حیات خالد
عبدالرحمٰن شوق
دو روپے ۸ آنے

محمود و ایاز
(ناول)
عارف بٹالوی
تین روپے ۸ آنے

شمع کی راتیں
(مرغوب افسانے)
پروفیسر عباسی
چار روپے

تفسیر حیات
(افسانے)
ایم اسلم
سات روپے ۸ آنے

سازش
(ناول)
مضطر ہاشمی
تین روپے

نیرنگ جمال
(افسانے)
عبدالرحمٰن شوق
تین روپے

مہاجر
(ناول)
مضطر ہاشمی
چار روپے

دختران صحرا
(ناول)
اقبال خانم
دو روپے

حسن ادب
(افسانے)
عبدالرحمٰن شوق
تین روپے

منزل
(ناول)
مضطر ہاشمی
تین روپے

پچاس نزاکتیں
(ناول)
رئیس احمد جعفری
چار روپے ۸ آنے

ملک دین محمد اینڈ سنز، اشاعت منزل، لاہور

Marfat.com

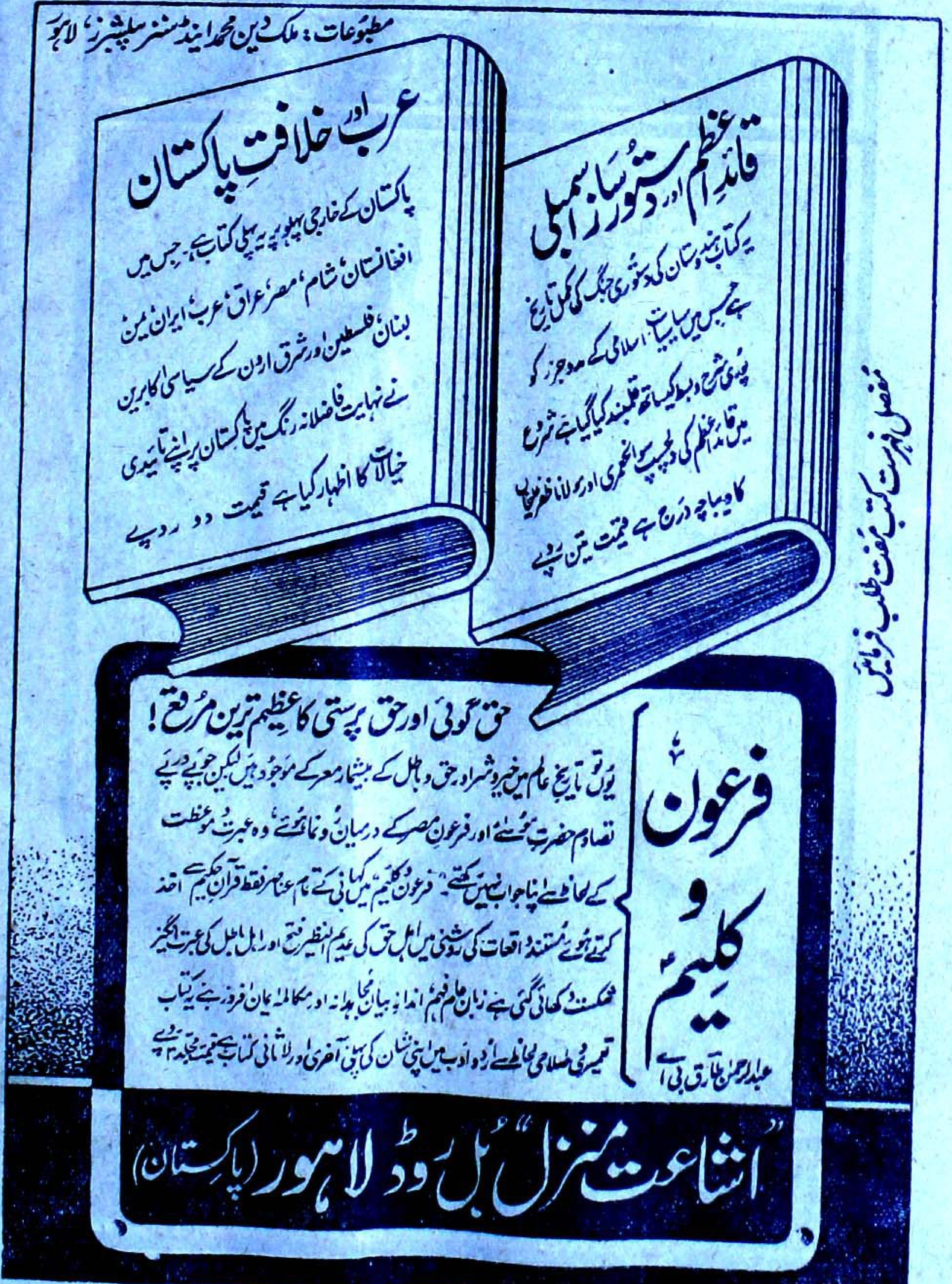
مطبوعات: ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز، لاہور
عرب اور خلافتِ پاکستان
پاکستان کے خارجی پہلو پر پہلی کتاب ہے، جس میں افغانستان، شام، مصر، عراق، عرب، ایران، یمن، لبنان، فلسطین اور شرق اردن کے سیاسی اکابرین نے نہایت فاضلانہ رنگ میں پاکستان پر اپنے تائیدی خیالات کا اظہار کیا ہے قیمت دو روپے
قائدِ اعظم اور دستور ساز اسمبلی
یہ کتاب ہندوستان کی دستوری جنگ کی مکمل تاریخ ہے جس میں سیاسیاتِ اسلامی کے مدوجزر کو پوری شرح و بسط کے ساتھ قلمبند کیا گیا ہے شروع میں قائدِ اعظم کی دلچسپ سوانح عمری اور مولانا ظفر علی خاں کا دیباچہ درج ہے قیمت تین روپے
مفصل فہرست کتب مفت طلب فرمائیں
فرعون و کلیم
عبدالرحمٰن طارق بی اے
حق گوئی اور حق پرستی کا عظیم ترین مرقع!
یوں تو تاریخ عالم میں خیر و شر اور حق و باطل کے بیشمار معرکے موجود ہیں لیکن جو پے در پے تصادم حضرت موسیٰ اور فرعونِ مصر کے درمیان رونما ہوئے وہ عبرت و موعظت کے لحاظ سے اپنا جواب نہیں رکھتے۔ "فرعون و کلیم" میں کہانی کے تمام عناصر فقط قرآنِ حکیم سے اخذ کرتے ہوئے مستند واقعات کی روشنی میں اہلِ حق کی عدیم النظیر فتح اور اہلِ باطل کی عبرت انگیز شکست دکھائی گئی ہے زبان عام فہم انداز بیان مجاہدانہ اور مکالمہ ایمان فروز ہے یہ کتاب تعمیری و اصلاحی لحاظ سے اردو ادب میں اپنی شان کی پہلی آخری اور لاثانی کتاب ہے قیمت مجلد ۳ روپے
"اشاعت منزل" بل روڈ لاہور (پاکستان)

20°42′
42°15′
45′
Šerekluk
Prizren Airfield
Hard surface
Tower
Petrovo Selo
Prizrensko Polje
Ljubiždansko Polje
Dušanovol
Smokestack
Track
Greenhouse
Bistrica
Prizrenska
PRIZREN
525
Topusko
SREDNA
860
808
Leskovac
1381
Kuštendilj
TORAC
Ješkovo
Ljubičevo
Gabe

Marfat.com